

عمران سیریز نمبر 13

قبر اور خنجر

(مکمل ناول)

عمران کی زندگی میں شاید کوئی لمحہ ایسا آیا ہو جب اس نے خود کو بیکار محسوس کیا ہو! ہر وقت کچھ نہ کچھ کرنے کی عادت، عادت نہیں بلکہ ضرورت کہلاتی ہے! بعض آدمیوں کا اعصابی نظام ہی کچھ اس قسم کا ہوتا ہے کہ حرکت کے بغیر انہیں سکون نہیں ملتا۔ سکون سے زیادہ بہتر لفظ تسکین ہو سکتا ہے! لہذا ایسے آدمیوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت کو ضرورت ہی کہیں گے۔

عمران کو اس وقت کوئی کام نہیں تھا تو کھیتوں کے پیچھے پڑ گیا تھا! اس کے ہاتھ میں لٹ کی پککاری تھی اور وہ دیوار پر بیٹھنے والی کھیتوں پر تاک تاک کر نشا لگا رہا تھا۔

ایک فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے جموٹک میں فٹ کی دو چار بوچھاڑیں لیلی فون پر بھی دے ماریں پھر ریسور اٹھا کر مردہ سی آواز میں بولا۔ "ہیلو!"

"ہیلو!... ڈار... ٹنگ!" دوسری طرف سے ایک بڑی سریلی سی آواز آئی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ وہی لڑکی تھی، جو اکثر اسے فون پر چھیڑتی رہتی تھی۔ عمران نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ کہاں رہتی ہے... اور اس کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

"ہیلو! ڈیرسٹ...!" دوسری طرف سے پھر آواز آئی۔

"رائگ نمبر پلیز!" عمران نے برا سامنے بتا کر کہا۔ "ہو سکتا ہے، کہ ڈار ٹنگ اور ڈیرسٹ میرے پڑوسی ہوں! لیکن ان سے میری جان پہچان نہیں ہے!"

اس نے ریسور رکھ دیا! اور پھر فٹ کی بوچھاڑیں اکا دکا کھیتوں پر پڑنے لگیں۔ ایک ایک ہاتھ دیوار سے دروازے میں گھوم گیا! اور فٹ کی بوچھاڑ اس کے نوکر سلیمان کے چہرے پر پڑا جو دروازے میں داخل ہو رہا تھا!

شاید اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے بوچھاڑ اسے اپنے حلق میں اترتی محسوس ہوئی اور وہ سنبھل کر تھوکنے لگا۔

"اور... چہ!" اس نے پککاری میز پر پینک کر سلیمان کی جینے ٹھونگی شروع کر دی! پھر بولا۔ "ظہر و ظہر!"

دوسرے ہی لمحے میں اس نے بڑی بھرتی سے کانڈ کی ایک جی بنائی، اور سلیمان کے سر کو سنبھلی سے پکڑ کر تاک میں جی کرنے لگا!... اب اس بچارے پر چھینکوں کا دورہ پڑ گیا۔

"یہ کیا صاحب... مرے میرا... آج میں آج میں!"

"ٹنگی کہ نہیں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے فرش پر کچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ٹنگی؟"

"کبھی!" عمران سر ہلا کر بولا۔

"آپ نے میرے حلق میں لٹ مارا تھا۔"

"کبھی تھی سلیمان کے بچے۔۔۔ کبھی!"

"میرے حلق میں؟" سلیمان نے ہسور کر پوچھا۔

"یقیناً تھی! وہ میرا ہاتھ دروازے کی طرف کیوں گھوم گیا تھا!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"صاحب! میری ایک بات سن لیجئے!" سلیمان بولا۔

"دو ہاتھیں سٹاؤ! مگر ظہر! پہلے کبھی نکل جانے دو! اور نہ وہ ایک بھی نہ سنانے دے گی!"

"میں اب خود کٹتی کر لوں گا۔" سلیمان پھر ہسور نے لگا۔

"کبے اس سے زیادہ آسان نسخہ یہ ہے گا کہ جاسوسی ٹول لکھنا شروع کر دے!"

"خود کٹتی کر لوں گا... یا پھر نہ کر لوں گا۔"

دوپہر کے کھانے سے پہلے تم خود کٹتی نہیں کر سکتے! سمجھے! عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارا ساتھ دوں۔"

"آپ کیوں ساتھ دیں گے!"

"آج کل جیسا کھانا مل رہا ہے اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں خود کٹتی کر لوں۔ نہ زندہ رہوں گا نہ کھانا کھاؤں گا۔"

"کیا خرابی ہے کھانے میں؟"

"ایک خرابی ہوتی ہے! اب تو ہمیشہ شور ہے میں بڑیاں لگا دیتا ہے! بڑیاں بار سمجھا دیا کہ گوشت میں بڑیاں مجھے ناپسند ہیں!"

"بغیر بڑیوں کے شور بہ کیسے تیار ہو گا صاحب!"

"اب یہ بھی میں ہی بتاؤں! اب تو اسی وقت خود کشتی کر لے.... ہاں!۔"

فون کی گھنٹی پھر بجی اور عمران دہاڑتا ہوا ریسیور پر ٹوٹ پڑا۔

"سن رہا ہوں!" اس نے غصیلی آواز میں کہا۔ "بار بار بیلو کہنے کی ضرورت نہیں ہے!"

"عمران ڈارلنگ غصے میں ہو گیا!" دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز آئی۔

"غصے میں نہیں اپنے کمرے میں ہوں.... میرا نام عمران ڈارلنگ نہیں.... علی عمران

ہے.... عمران ڈارلنگ کا فون نمبر کچھ اور ہو گا۔"

"تم اس وقت کیا کر رہے ہو۔"

"کھیاں مار رہا ہوں!"

"یہاں آ جاؤ۔"

"تو کیا عمران ڈارلنگ کسی مجھڑ کا نام ہے، جو ریسیور میں گھس کر تم تک پہنچ جائے گا!"

"تمہارا موڈ خراب معلوم ہوتا ہے!"

"ہاں! یہی بات ہے! آپا غصہ! تم عورت ہی ہونا! ذرا مجھے بتاؤ کہ بڑیوں کے بغیر شور بہ

تیار ہو سکتا ہے یا نہیں۔"

"کیا بکواس لے بیٹھے ڈارلنگ تم!... آج موسم بڑا خوشگوار ہے!"

"کیا آج موسم خوشگوار ہے!" عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سلیمان سے پوچھا۔

سلیمان بڑے مغموم انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"ہیلو!" عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "ہاں! سلیمان کا بھی یہی خیال ہے۔"

"کیا بے پر کی اڑا رہے ہو! ڈیرسٹ!"

"پر دار خود ہی اڑی پھرتی ہیں! میں کیا اڑوں!"

لڑکی نے کچھ اور کہنا چاہا تھا لیکن عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا! پھر میز کے پاس سے ہٹا

تھا کہ گھنٹی دوبارہ بجی.... اور عمران دانت پیس کر فون پر ٹوٹ پڑا۔

"ارے اب بیچپنا بھی چھوڑو میرا!" عمران بیچپنا "دردت میں تمہارے باپ کا پتہ لگا کر انہیں

دن میں کم از کم ایک سو چھتر بار پور کیا کروں گا!"

"کیا!" دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی! "کون بول رہا ہے!"

"ارے۔۔۔ ہپ!" عمران کے ہونٹ مضبوطی سے بند ہو گئے!

"ہیلو۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "کون ہے فون پر!"

"میں عمران بول رہا ہوں جناب!" عمران نے کہا! اس نے ٹھکر جانچ کے سیکرٹری سر

سلطان کی آواز پہچان لی تھی!

"عمران! تم فوراً قرین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں پہنچو! کسی نے کرنل جوزف کو قتل کر دیا ہے!"

"کیسب؟"

"یہ تو ڈاکٹر کی رپورٹ ہی بتائے گی! میں یہیں موجود ہوں! تم جلد سے جلد پہنچنے کی

کوشش کرو! میں چاہتا ہوں کہ لاش انھیں سے پہلے تم بھی موقعہ واردات کا جائزہ لے لو۔"

"کیٹین قیاض ہے وہاں!" عمران نے پوچھا۔

"ہے! لیکن تم جلدی کرو!"

"ابھی حاضر ہوا جناب!" عمران نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کا

انتظار کے بغیر ریسیور رکھ کر سلیمان سے بولا۔ "کیا میں نے ابھی تک کپڑے نہیں تبدیل کئے!"

"نہیں صاحب!"

"کیوں نہیں کئے!" عمران اس طرح طق پھاڑ کر دہرایا جیسے وہ اس معاملے میں عاجز ہوا ہوا

"آپ کپڑے کبھی نہیں تبدیل کرتے!" سلیمان بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا!" عمران غرایا!

"آپ کو کبھی بہت جلد پہنچنا ہے!"

"آجی دیر بعد بتایا ہے تم نے سورا!" عمران مکاتان کر دوڑا۔

"اب آپ اور دیر کر رہے ہیں!" سلیمان پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

"ہاں ٹھیک ہے! جاؤ میرا کوٹ اٹھا لاؤ!" عمران اس طرح غصہ گیا جیسے جج جج یہ بات پہلے

اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو!

سلیمان ان باتوں کا عادی ہو گیا تھا۔ اگر کوئی اسے ہزار روپیہ مانو اور بھی دیتا تو وہ عمران کو چھوڑ کر نہ جاتا! عمران ایسا ہی دلچسپ آقا تھا۔۔۔۔۔ یہی نہیں بلکہ وہ شہہ خرچ اور فیاض بھی تھا اس کی ساری رقبات سلیمان ہی کی تحویل میں رہتی تھیں اور گھریلو انتظامات کے سلسلے میں وہ سیارہ سفید کا مالک تھا۔

عمران جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے باہر آیا۔۔۔۔۔ گیراج سے کار نکالی اور قرینین اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا! کرمل جوزف جس کے قتل کی اطلاع اسے فون پر ملی تھی کوئی غیر معروف آدمی نہیں تھا! شہر کے دیسی عیسائیوں میں اس سے زیادہ مالدار آدمی اور کوئی نہ تھا! لیکن اس کے قتل پر عمران کو حیرت بھی نہیں تھی۔ کیونکہ اس کے بہترے اعزہ اس کی دولت کے امیدوار تھے۔

کرمل جوزف لادلو تھا اور جوزف لاج میں اپنے چند ملازمین کے ساتھ رہتا تھا۔

عمران کو اس کا بھی علم تھا کہ سر سلطان اور کرمل جوزف گہرے دوست تھے۔!

جوزف لاج پہنچ کر عمران نے محسوس کیا کہ وہ سر سلطان کو اپنی آمد کی اطلاع دیئے بغیر اندر نہیں داخل ہو سکے گا! کیونکہ صدر دروازے پر سخت قسم کا پہرہ تھا! اور شاید کچھ درجن پولیس کا ڈیوٹی پر ایس رپورٹروں کے ساتھ نہ اترتاؤں کر چکے تھے۔!

عمران کو بھی انہوں نے پولیس رپورٹری سمجھ کر لال پیلی آنکھیں دکھائیں تھیں! لیکن عمران وہیں جم کر ان سے ان کے بال بچوں کی خیریت پوچھنے لگا! کاشیمل اسے پہچانتے نہیں تھے! لہذا ان کی آنکھوں سے شبہ جھانکنے لگا۔ ان میں سے ایک جو شاید خود کو کافی عقل مند سمجھتا تھا بولا۔

”کیوں؟ کیا مطلب ہے!“

”مطلب۔۔۔۔۔ پارا مطلب آج تک میری سمجھ میں بھی نہیں آیا! مگر کوئی ایسی صورت نکالو کہ میں اندر پہنچ سکوں۔“

کاشیمل کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اندر سے سر سلطان کا پرسنل سیکرٹری آتا دکھائی دیا۔

”اوہو آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں! صاحب آپ کے منتظر ہیں۔“ اس نے عمران سے کہا اور کاشیمل کو دکھائے! اب انہیں معلوم ہوا کہ جس کے داخلے چاہئے تھے ان سے کہا گیا تھا! وہ بھی

یہ خوف آدمی تھا۔

اندر کمیشن فیاض کی آواز عمران کو سب سے پہلے سنائی دی! وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ غائبانہ قوسے پر اظہار خیال کر رہا تھا! لیکن عمران پر نظر پڑے ہی اس کی آواز ڈھیلی پڑ گئی۔۔۔۔۔ پولیس کے آفیسروں کے علاوہ وہاں محکمہ خارجہ کے آفیسر بھی موجود تھے! یہ بچہ عمران کے لئے ہامٹ تشویش تھی! سر سلطان کی موجودگی کے لئے تو یہی جوڑ کافی تھا کہ وہ کرمل جوزف کے دوستوں میں سے تھے! لیکن ان کے منہ کے دوسرے آفیسروں کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا تھا۔؟ وہ سب اس کمرے کے سامنے کھڑے تھے جہاں لاش تھی! سر سلطان نے عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ کرمل جوزف کی خواب گاہ تھی اور شاید اسے سوتے وقت قتل کیا گیا تھا! کیونکہ لاش مسری پر تھی اور سر سلطان پہلے ہی فون پر کہہ چکے تھے کہ لاش کو اس کی جگہ سے ہٹایا نہیں گیا۔ اس کے بائیں پہلو میں ایک خنجر دسے تک بیست تھا! اور شاید اسے ترپے کی بھی مہلت نہیں ملی تھی کیونکہ بسزرا یادہ شکن آلود نہیں تھا! لاش داہنی کروٹ پر پڑی ہوئی تھی! عمران تھوڑی دیر تک خاموش کھڑا لاش کو دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر گھوم کر آواز میں بولا۔

”خدا ایسی موت سب کو نصیب کرے!“

سر سلطان اس کی طرف مڑے! لیکن ان کی آنکھوں سے عقارت آمیز غصہ جھانک رہا تھا! شاید وہ اس وقت اس کی بے نگاہی باتیں سننے کے موافق نہیں تھے! عمران فوراً ہی سنبھل کر بولا۔

”یہ نہیں قاتلوں نے یہ دعوے کیوں رچایا ہے!“

”دعوے۔۔۔ کیا مطلب!“

”کرمل جوزف کا قتل اس کمرے میں نہیں ہوا۔۔۔۔۔ مجھے یقین ہے!“ عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ تم شراک ہو مگر کی طرح انہونی اور چو نکا دینے والی باتیں کرو۔“

عمران سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

”میرا مطلب یہ ہے کہ فیاض پہلے ہی بہت کان کھا چکا ہے۔ اور اب میں طریقہ قتل پر

کچھ بھی نہیں سننا چاہتا! — مجھے قاتل چاہیے!"

"کر قل جوزف کا ٹھکانہ خارجہ سے کیا تعلق تھا؟" دفعہ عمران نے سوال کیا۔

"کچھ بھی نہیں وہ میرا دوست تھا۔"

"ہوں! لہذا وہ آپ کے ماتحت آفیسروں کا دوست کسی طرح نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب؟"

"آپ کے علاوہ دوسرے آفیسروں کی موجودگی حیرت انگیز ہے۔"

"غیر ضروری باتیں نہ کرو!"

"یہ معلوم کئے بغیر میں قاتل یا قاتلوں تک پہنچ نہیں سکوں گا!"

"میں تمہاری باتیں نہیں سمجھ پاتا! وضاحت کرو۔"

"ٹھکانہ خارجہ سے اس کا کیا تعلق تھا؟" عمران نے پھر اپنا پہلا سوال دہرایا۔

سر سلطان کچھ نہیں بولے۔۔۔۔۔ وہ کچھ سوچنے لگے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کہا:

"ابھی کہا تھا کہ قاتل اس کمرے میں نہیں ہوا! آخر تم کس بنا پر کہہ سکتے ہو!"

"لاش کی حالت یہی ظاہر کرتی ہے! وہ واقعی کروٹ سویا ہوا تھا! لہذا قاتل نے نہایت

آسانی سے بائیں پہلو میں فنجر اتار دیا۔ اور پھر کر قل جوزف کو کروٹ بدلنے تک کی مہلت نہ لی

تھی! آپ خود سوچئے کیا کر قل اتنا ہی کمزور آدمی تھا کہ فنجر لٹکنے کے بعد سیدھا بھی نہ ہو سکا!"

"وہ بہت چپا تھا!" سر سلطان نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ زیادہ فٹے کی حالت میں سویا ہوا! اگر

دیکھا گیا ہے کہ فٹے میں قتل کئے جانے والے دوسری سائنس بھی نہیں لے سکے!"

عمران نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔ وہ چاروں طرف نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔ ایک بار وہ لاش کے

قریب بھی گیا۔۔۔ اس کے پیروں کے ٹکڑے دیکھے!۔۔۔ اور پھر سر سلطان کے قریب واپس آیا۔

"اگر کر قل فٹے میں تھا تو۔۔۔۔۔ اوہ مگر جانے دیجئے!۔۔۔۔۔ آپ منطقی بحثوں میں مت

انجئے۔ میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ مجھے یہ کیسے معلوم ہو کہ کچھیلی رات کر قل کہاں

کہاں رہا تھا۔"

"تم کہو! جو کچھ کہنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا!

"میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کر قل جوزف گنوار تھا بالکل۔۔۔۔۔ لیکن جاوید کا۔۔۔۔۔

زمین پر چر نہیں رکھتا تھا! — ہوا میں اڑتا تھا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔!"

"تمہاری بکواس سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے!" سر سلطان جھلا گئے!

"اگر کچھ چر نہیں چلتا تھا تو پھر اس کے سلیپر یا جوتے کہاں ہیں! انجئے تو یہاں اس کمرے

میں ایک بھی نظر نہیں آتا!"

سر سلطان نے بوکھلا کر چاروں طرف دیکھا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا میں نے غلط کہا تھا؟" عمران نے پوچھا۔

"عمران سنجیدگی سے! میں یہ بات قائل غور ہے!"

"وہ کچھیلی رات جہاں سے بھی یہاں تک آیا ہو گا کچھ پاؤں ہی آیا ہو گا! لیکن اس کے

ٹکڑے میٹے نہیں ہیں!۔۔۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے چر زمین پر پڑے ہی نہ ہوں!"

سر سلطان کچھ اس انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کر قل جوزف کے جوتوں

یا سلیپروں کی تلاش ہو!

عمران پھر لاش کے قریب جا کر فنجر کے دستے پر جھک پڑا تھا! اسے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑبڑایا۔

"آہ۔۔۔۔۔ یہ فنجر۔۔۔۔۔ ادو! پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر آہستہ سے بولا۔ "یہ فنجر کسی عورت کا ہے!"

"ہاں!۔۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے! اس پر میکی بڑ فوراً کندہ ہے!" سر سلطان بولے۔

"اور میکی کسی عورت ہی کا نام ہو سکتا ہے!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن خود

میکی ہی نے اسے استعمال نہ کیا ہو گا ورنہ اتنی لاپرواہی سے اسے یہاں نہ چھوڑ جاتی۔"

"ہو سکتا ہے وہ اسے لٹکائے میں کامیاب نہ ہوئی ہو!"

"وہ اسے دستے تک گھوپٹے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی!" عمران بولا "میں ٹھنڈی لاش

کی بات کر رہا ہوں!"

"ٹھنڈی لاش سے کیا مطلب۔"

"میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کسی ایسی لاش کے پہلو میں جو ٹھنڈی ہو چکی ہو دستے تک فنجر

اندرون آسان کام نہیں ہے!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

"میں کہہ رہا تھا کہ یہ فنجر لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد گھونپا گیا ہے! ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم میکی

سوچتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ خارجہ کی توجہ اس طرف غیر ضروری ہو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ جوزف بن دنوں کسی عورت کے معاملے میں الجھا ہوا تھا.... جیل.... تم سن رہے ہو!"

”جی ہاں میں سن رہا ہوں اور یہ بھی سمجھ رہا ہوں کہ آپ محض جوزف کے دوسرے ہونے کی بناء پر دلچسپی نہیں لے رہے تھے!“

”تمہارا خیال صحیح ہے اور اب تم اس کے متعلق سوچنا ہی چھوڑ دو۔ ویسے فیاض کو ٹھونسنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔ مجھے حالات سے مطلع کرو۔ پھر میں بتاؤں گا کہ محکمہ خارجہ کی وکیل اندازی سے یا نہیں۔“

”بہت بہتر جناب“ عمران بولا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

عمران کی دلچسپی بڑھ گئی تھی اب اگر محکمہ خارجہ اس کیس میں دلچسپی نہ لیتا تب بھی عمران کی دلچسپی تو برقرار ہی رہتی.... یوں بھی آج کل اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ فیاض کو فون کرے لیکن پھر ارادہ ترک کر دیا۔ دو سوچ رہا تھا کہ فیاض اس کیس کے مسئلے میں اس سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے لہذا اگر وہ گھر پر موجود بھی ہو تو اسے اپنی موجودگی کا اطلاع ہرگز نہ دے گا! اس نے فون ہی پر دوسرے ذرائع سے اس کے متعلق معلوم کرنا یا اس کا پیاب بھی ہو گیا۔ کیٹین فیاض اس وقت ٹپ ٹاپ ٹائٹ کلب میں موجود تھا۔

عمران نے اپنی ٹوشیر سنبھالی اور وہیں جا پہنچا!

فیاض ہال میں موجود تھا اور اس کے ساتھ اسی کے جھکے کا ایک آدمی انجیکٹر پر دینے لگا۔
 کی موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ فیاض یہاں تقریباً نہیں آیا۔ انجیکٹر پر دینے والی ڈائری کھولے ہوئے
 اس پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اور فیاض اس طرح آگے جھکا ہوا تھا جیسے وہ اسے ڈکلیٹ کر رہا ہو اور
 بالکل اس انداز میں اس کے قریب سے گزر گیا جیسے اس نے انہیں دیکھا ہی نہ ہو۔ مگر کیشن لپا
 کی گھورتی ہوئی آنکھیں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

عمران سیدھا پارکاوٹنر کی طرف چلا گیا اکاوٹنر پر بارشیں تھہا تھا!

عمران اسے دیکھ کر اس انداز میں مسکرایا جیسے پہلے کی شناسائی ہو! ہارمن کو بھی اطلاع دلائی گئی۔ اور اس نے سر کی خفیف سی جھنجھ سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ وہ کچھ جانتا ہے۔ حالانکہ شاید ہی کبھی عمران ہار کے کاؤنٹر کی طرف گیا ہو! وہ اس کلب کا ممبر ضرور

لیکن گھر، شاخ و پاور ہی ہوتا تھا۔

”کہو!.... کیا بات ہے؟“ عمران نے کافور پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھٹکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ ”میں ہزاروں بار فیجر کو آگاہ کر چکا تھا کہ ایک نہ ایک دن خلیہ پولیس والے یہاں ضرور آئیں گے! اپنے ہاتھ صاف رکھو!“

”ہمارے ہاتھ بالکل صاف ہیں جناب۔۔۔“ پارٹین مسکرا کر بولا۔ ”وہ دونوں صاحبان تو
اسی جیسی فورڈ کے متعلق پوچھ رہے تھے۔“

”ہائیں!..... یہی فورڈ کے حلق“ عمران نے حیرت ظاہر کی ”حالانکہ..... یہی پڑ“

”جی ہاں!“ بارمن جلدی سے بولا۔ ”پتہ نہیں کب کی مرکھپ گئی!“ اس زمانے کے دو وینٹر یہاں اب بھی ہیں اور خود بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے تھے!“

”نور کیا؟“ عمران سر ہلا کر بولا۔ ”مگر میری کے حلق وہ کیا پوچھ رہے تھے.... وہ تو بڑی اچھی لڑکی تھی.... ایسی نہیں تھی کہ خفیہ پولیس والوں کو اس کے بارے میں پوچھ سمجھ کرنی پڑتی۔ کیوں؟“

”میں نے دیکھا نہیں ہے جناب! لیکن سنا ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھی اور کلب کے مستقل ممبروں کی قعدہ اسی کی وجہ سے بڑھ چکی تھی!“

”آؤ ہاں! مجھے یاد ہے۔۔۔۔۔“ عمران بولا! ”بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔ اور جب وہ جہاں تمہاری جگہ کھڑی ہو کر شراب دیا کرتی تھی!“

”یہاں آپ کچھ بھول رہے ہیں جناب!.... وہ بار میڈیکس تھی بلکہ رقامہ تھی!“
 ”اف فوہ.... میرا حافظہ.... ٹھیک ہے!.... وہ رقامہ ہی تھی.... آج تو بھی قدامتہ کی کاک ٹیل پیئے کو دل چاہتا ہے۔“

”قائد کی کاک ٹیل!“ پارمین متحیرانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

”نہیں تو... شکر قد کی!“

”آپ کا حافضہ جناب..... کہیں آپ کے ذہن میں لٹائر کی کاک ٹیل تو نہیں ہے؟“

بھاگتا ہے.... کیا تم مجھے اس کی وجہ بتا سکتے ہو!.... آہا.... اب یاد آیا.... یہی بذ فورڈ کے لہار بہت پسند کرتی تھی!"

"مجھے اس کا علم نہیں ہے!.... آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟"

"نہیں آج میں بہت اوس ہوں! شراب نہیں پیوں گا! ورنہ یہی اوسی رونے پینے میں تبدیل ہو جائے گی!— اوسی میں بیٹا ہوں تو دہائی جان مر مود یاد آ جاتی ہیں!"

بار میں غالباً الجھن میں پڑ گیا کہ اس جھلے پر فیس پڑے یا اسے افسوس ظاہر کرنا چاہئے! اچانک عمران پوچھ بیٹھا! "وہ دونوں دیگر کون ہیں، جو یہی بذ فورڈ کے زمانے میں بھی یہاں تھے!"

"نمبر ایک اور نمبر دو—" بار میں نے جواب دیا! اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے جگ اٹھا کر دوسری طرف رکھتے لگا۔

عمران وہاں سے جہت آیا! اب بھی وہ محمد انیاض سے نظر ملانے سے گریز کر رہا تھا! اور فیاض کا یہ عالم تھا کہ اس نے انٹیکل پرویز کو ڈکٹیشن دینے کی بجائے عمران کو گھورنا شروع کر دیا تھا!— اچانک اس نے پرویز کی طرف مڑ کر جلدی سے کچھ کہا اور پرویز اٹھ کر ایک طرف چلا گیا! لیکن عمران سے یہ بات پوشیدہ نہ رہ سکی کہ پرویز اس طرح کیوں اٹھا تھا! اس نے اسے تیر کی طرف دیگر نمبر ایک کی طرف جاتے دیکھا! وہ ایک لمبے کیلے اس کے پاس رکھا، حکیمانہ انداز میں آنکھیں نکال کر جلدی جلدی کچھ کہتا رہا پھر دیگر نمبر دو کی طرف چلا گیا! عمران یکفخت فیاض کی میز کی طرف مڑا.... وہ نوں کی نظریں ملیں اور فیاض نے زبردستی مسکرائے کی کوشش کی! لیکن عمران ایسے انداز میں سر ہلاتا ہوا صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے بہت جلدی میں ہو۔ باہر آکر اس نے پھر کار سنبھالی اور فیاض کے گھر کی جانب روانہ ہو گیا! وہ فیاض کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ دفتری معاملات سے بھی اپنی بیوی کو باخبر رکھتا تھا!

بہر حال اس نے سوچا ہو سکتا ہے فیاض کی بیوی ان نئے واقعات سے واقف ہو جن کا تذکرہ سر سلطان نے فون پر کیا تھا!

فیاض کی بیوی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا! عمران سے شاد و نادر سی ملاقات ہوتی تھی۔

"فیاض نہیں ہیں!" عمران نے افسوس ظاہر کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں.... کیوں؟ کوئی خاص بات—!"

"اے کچھ نہیں اسی یہی بذ فورڈ نے پریشان کر رکھا ہے— یہ نہیں وہ کم بخت کہاں ملے گی! ویسے میرا خیال ہے کہ وہ آج کل شاداب نگر میں مقیم ہوگی۔"

"فیاض صاحب کب سے نہیں ملے.... اس کی بیوی نے مسکرا کر پوچھا۔

"بس صبح کر مل جو زف کے یہاں ملاقات ہوئی تھی!"

"آہا! اسی لئے یہی بذ فورڈ شاداب نگر میں مقیم ہوگی!— فیاض کی بیوی فیس پڑی۔

"کیوں! کیا میرا خیال غلط ہے!" عمران نے کہا۔ پھر جھنجھکا کر بولا۔ "میں ہر بار سوچتا ہوں کہ اب فیاض کے لئے کام نہ کروں گا.... لیکن....!"

"اوہو!... دیکھئے انہیں موقع نہ ملا ہو گا کہ آپ سے مل سکتے.... بہر حال یہی بذ فورڈ سر چلی ہے.... عیسائیوں کے قبرستان میں اس کی قبر بھی موجود ہے.... لوں پر یہی بذ فورڈ غریب ہے!"

"مگر قبر کا پتہ کیسے چلا! میں اس کیس سے قطعی ہاتھ کھینچ لوں گا!" عمران غصیلے لہجے میں بولا۔

"یقیناً کیجئے! وہ بہت زیادہ مشغول ہیں! ہو سکتا ہے اب آپ کی طرف گئے ہوں۔ ویسے قبر کی دریافت بجائے خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے۔ اگر شام کے اخبارات میں یہی بذ فورڈ کے

تجرکات نہ آتے تو شاید یہ بات ابھی نہ کھلتی۔ سعید آباد پولیس اسٹیشن کا ایک سیکنڈ آفسر پچھلی رات گریز ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا! اچانک اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو اسے مشتبہ معلوم ہوا!

"لوہیز عمر کا ایک وجیہ آدمی تھا۔ چہرے پر گھٹی ڈاڑھی اور جسم پر مغربی طرز کا لباس! سیکنڈ آفسر کا خیال ہے کہ اس کی آنکھیں خونوں کی سی تھیں.... وہ در و دیوار کو اس انداز سے گھورتا تھا جیسے اسے ان پر غصہ آ رہا ہو.... جب وہ گرائڈ ہوٹل سے نکلا تو اسے خبر نہ ہو سکی کہ سیکنڈ

آفسر اس کا تعاقب کر رہا ہے بہر حال وہ چلتے چلتے عیسائیوں کے قبرستان میں داخل ہو گیا! سیکنڈ آفسر نے اسے پیچھے لگا رہا تھا.... اس کا خیال ہے کہ اسے ایک قبر پر گر کر دہاڑیں مارتے دیکھا تھا! وہ

درو کر کہہ رہا تھا۔ "یہی.... یہی.... میں بہت جلد تمہاری روح کو سکون پہنچاؤں گا! جب تک وہ لوگ زندہ ہیں میں جہنم سے نہیں بیٹھ سکتا!"— وہ اور نہ جانے کیا کیا کہتا رہا.... بہر حال

مداری باتوں کا حاصل یہ تھا کہ وہ کچھ لوگوں سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے!— قبرستان میں انگریز تھا اور اسی بناء پر وہیں سے تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا! سیکنڈ آفسر نے اسے وہاں سے

جاتے بھی نہیں دیکھا تھا! بس وہ حیرت انگیز طور پر مایک ہو گیا تھا۔ سیکنڈ آفسر نے بعد میں اس قبر

کا جائزہ لیا۔ وہ کسی بھی بذور کی قبر تھی! کتبہ پر لکھا تھا لیکن ایک تحریر غلط تھی جس کیلئے سرخ رنگ کی چاک استعمال کی گئی تھی۔ یہ تحریر تھی "زندگی شیریں ہے مگر انتقام شیریں ترین ہے!"۔ اور وہیں قبر پر ایک ٹختر پڑا ہوا ملا جو کل جوزف کے پہلو میں گھسے ہوئے ٹختر سے مشابہ ہے اور اس کے دستے پر بھی یہی بذور کندہ ہے!"

"اوہ۔۔۔ تو غالباً وہ سیکنڈ آفیسر اخبارات میں یہی بذور کے ٹختر کے متعلق پڑھنے کے بعد ہی کیپٹن فیاض سے ملا ہو گا!"

"جی ہاں!"

"دوسرا ٹختر اس کے پاس تھا!"

"جی ہاں! وہ اب فیاض صاحب کے پاس ہے!"

"اور کوئی خاص بات!"

"نہیں! اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم!"

"اچھا شکریہ!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "اب مجھے جلدی کرنی چاہیے!"



فیاض کے گھر سے نکل کر وہ سیدھا عیسائیوں کے قبرستان پہنچا! اس کے متصل ایک چھوٹا سا گرجا گھر تھا اور وہ قبرستان اسی گرجے کے زیر اہتمام تھا۔ پوری تک پہنچنے میں اسے دیر نہیں لگی! مگر بے سود! کیپٹن فیاض نے یہاں بھی ساری راتیں مسدود کر دی تھیں! پادری نے نہایت خوش اخلاقی سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ میں یہی بذور کے متعلق کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا! اور نہ آپ کو متوفیان کا رجسٹری دکھایا جاسکتا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حاکم سے مجھے یہی ہدایت ملی ہے۔ رہا قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں! اس پر غالباً کسی آوارہ آدمی نے سٹش پیلانے کے لئے کچھ لکھ دیا ہے!"

عمران نے بہت کوشش کی کہ اس سے کچھ معلوم ہو سکے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

اب وہ ٹپ ٹپ ٹپ نائٹ کلب کی طرف واپس جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ دھونس دھڑلے کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ ان دونوں ویٹروں سے کچھ معلوم ہونے کی توقع نہیں تھی! کیونکہ انہیں براہ راست ملگرا غرسائی کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف متنبہ کیا گیا تھا۔ پھر اب

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ نائٹ کلب کے ٹختر کو ٹھٹھا جائے۔ گو کہ اسے بھی فیاض نے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی ہوگی! مگر عمران اسکی بعض دھمکی ہوئی رگوں سے واقف تھا۔ ٹپ ٹپ نائٹ کلب کا ٹختر بھی عمران کو اچھی طرح جانتا تھا! لیکن شاید اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ عمران اس کی بعض غیر قانونی حرکتوں سے بھی واقفیت رکھتا ہے!

فیاض اور پرویز کلب سے واپس جا چکے تھے!

عمران ٹختر کے کمرے کی طرف چلا گیا! یہ ایک دراز قد اور موٹا تازہ آدمی تھا۔ عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔۔۔۔۔ عام دولت مند آدمیوں کی طرح وہ بھی "فارغ الہال" تھا۔ یعنی اس کی کمر پڑی انگڑے کے چھلکے کی طرح پگھلی اور شفاف تھی۔

"انٹو۔۔۔ عمران صاحب!" وہ اس سے گرجوٹی سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ "جب سے لیڈی جہانگیر کو شہر نشین ہوئی ہیں آپ نے بھی آنا جانا چھوڑ دیا ہے۔۔۔ تشریف رکھیے!"

"لیڈی جہانگیر!" عمران نے ایک طویل سانس لے کر مغموم لہجے میں کہا۔ "میں یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ آج کل وہ کیوں نہیں آتی۔۔۔"

"مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہوں گے۔" ٹختر مسکرایا۔

"آہا۔۔۔"

بڑے خطر کوڈ پڑا! آتش نرود میں مشتق

کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

"کیا نہیں گئے آپ۔۔۔" ٹختر نے گھٹنی کے ٹخن پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"خون جگر کے علاوہ۔۔۔ آج کل اور کچھ نہیں پیتا۔۔۔"

"تو ہوا تو آج کل آپ شاعر ہو رہے ہیں۔"

"ہاں۔۔۔ آں۔۔۔ گریبان بھاڑتا ہے۔ تنگ جب دیوانہ آتا ہے!"

"خدا جانے کہاں سے کس طرح۔۔۔ پروانہ دیوانہ مستانہ آتا ہے!"

"دوسرا مصرعہ تو کچھ بڑھا ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں! بے خودی میں مصرعہ بڑھ گیا ہو گا! جب سے یہی بذور کے متعلق اخبارات میں پڑھا ہے! بھولی بھری یادیں تازہ ہو گئی ہیں!"

"میں مجبور ہوں عمران صاحب! " فہر یک جیک سنجیدہ ہو گیا۔ "میری بڑ فورڈ کے مسئلہ پر میری زبان بند کر دی گئی ہے! میں اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا!"

"آپ جیسے عظیم الشان آدمی کی زبان کون بند کر سکتا ہے!"

"کیپٹن فیاض! " فہر نے برا سمانہ بنا کر کہا۔

"خیر میں اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا! کرل جوزف کب سے کلب کا ممبر تھا!"

"ایک ہی بات ہے مسٹر عمران! ایسی بڑ فورڈ کا نام کرل جوزف کے قتل کے بعد ہی امر"

ہے! لہذا میں معذور ہوں!"

"خیر جانے دیجئے۔" عمران نے لا پرواہی سے کہا۔ "تب میں ایک تیسرا سوال کروں گا۔"

اس کا تعلق صرف آپ کی ذات سے ہے!"

"ضرور کیجئے!"

"کلب میں شراب کی کتنی کھیت ہے!"

"کیا سپلائی کرنے کا ارادہ ہے!" فہر مسکرایا۔

"نہیں بلکہ پمپ ہاؤس کلب کے اس کولڈ اسٹوریج کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں"

جس کا علم فہر اور دو ملازموں کے علاوہ صرف علی عمران ایم۔ ایسی سی۔ پی۔ ایچ ڈی لنڈن کو ہے۔"

"آپ کس کولڈ اسٹوریج کی بات کر رہے ہیں، مسٹر عمران۔" فہر آگے بھٹکتا ہوا بولا۔

"وہ جو اس فرش کے نیچے ہے!" عمران نے فرش کی طرف اشارہ کیا!

فہر ہنسنے لگا جب اچھی طرح فہم چکا تو بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ آپ پینے لگے ہیں!"

"نہیں اب پیوں گا! اسی کولڈ اسٹوریج سے نکال کر۔۔۔ اور آپ کے رجسٹروں کی باقاعدہ"

چیکنگ کروں گا! آج یہ کوئی نئی بات نہیں! میں سالہا سال سے اس کا علم رکھتا ہوں! مگر بلاوجہ"

مجھے کیا ضرورت کہ کسی کے پیسنے میں ہانگ اڑاؤں!"

"مسٹر عمران۔۔۔" فہر اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہہ سکا! اس کے چہرے پر سرایتی کے"

آثار تھے اس نے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے پچھلا ہونٹ دانتوں میں دبایا!

"میں بلاوجہ اہتمام تراشی بھی نہیں کرتا! جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لئے ثبوت بھی فراہم"

کروں گا! کیا اس کے داخلے کا راستہ کچن میں نہیں ہے!"

"مسٹر عمران! " فہر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا! اس کا ہاتھ کا پ رہا تھا!

"میری بڑ فورڈ۔" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"آخر آپ کو میری سے کیا سروکار مجھے نہیں پتا کہ آپ اس دن کے میں یہاں آتے رہے ہوں۔"

"وہ میرے ایک دوست کی محبوبہ تھی۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس کا نام نہ"

آئے پائے اگر آپ بھی اس میں کسی طرح ملوث ہوں تو بتائیے میں آپ کی بھی مدد کروں گا!"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں! مگر جس انداز میں کیپٹن فیاض نے تفتیش شروع کی ہے"

مجھے پسند نہیں! انہوں نے مجھ سے بالکل اسی طرح گفتگو کی تھی جیسے کرل جوزف کو میں نے ہی"

قتل کیا ہو!"

"نہیں۔۔۔ بد تمیز آدمی ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اس کی نظروں میں دوسروں کی کوئی"

وقت نہیں!۔۔۔ گفتگو کرتے وقت اسے کم از کم آپ کی پوزیشن کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔"

جواب میں فہر کیپٹن فیاض کو برا بھلا کہتا رہا۔ عمران اس کی ہاں میں ہاں ملا رہا۔ آخر

فہر نے کہا۔ "میں آپ کو ایک عورت کا پتہ بتا سکتا ہوں! وہ میری کے متعلق سب کچھ جانتی ہے"

لیکن میں نے اس کا تذکرہ کیپٹن فیاض سے نہیں کیا!"

"کوئی خاص وجہ!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں! بس میں نے نہیں بتایا! کیوں بتاؤں! جب فیاض صاحب شریفوں کی طرح گفتگو"

کریں کر سکتے تو پھر کیا میں ان سے دیتا ہوں!"

"قطعی نہیں۔۔۔ قطعی نہیں! آپ دیکھ لیجئے گا! بہت جلد یہاں سے فیاض کا چہلوہ کر دیا"

جائے گا۔۔۔ آئے دن اس کے خلاف درخواستیں لگتی رہتی ہیں!"

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ میری کیسے مری تھی!" فہر نے پوچھا۔

"نہیں میں نہیں جانتا!"

"وہی عورت آپ کو بتائے گی! وہ میری کی رازدار تھی! مگر اس زمانے میں اس کا منہ بند کر"

دیا گیا تھا۔"

"آپ کو علم نہیں۔"

"نہیں۔۔۔ واقعہ مجھے معلوم ہے۔ لہذا ان لوگوں کو نہیں جانتا جن کا ہاتھ اسکی موت میں تھا!"

"واقعہ ہی بتا دیجئے!"

"کچھ لوگ اسے زبردستی اٹھالے گئے تھے اور سرے دن ایک گلی میں بیہوش پائی گئی.... اور

تیسرے دن ہسپتال میں دم توڑ دیا۔"

"کیا وہ کوئی پیشہ ور عورت نہیں تھی؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں مسٹر عمران۔۔۔ وہ صرف رقامہ تھی۔ اپنا جسم نہیں بیچتی تھی!"

"عشاق کی تعداد پچھروں سے زیادہ رہی ہوگی۔"

"یقیناً۔ اس کے زمانے میں جتنے مستقل ممبر تھے، کبھی نہیں رہے!"

"کر عل جوزف ممبر تھا!"

"جی ہاں!.... وہ بھی ممبر تھے! اب تک رہے ہیں! لیکن ان کی لاش میں میسی بذ فورڈ کے

نام کا خنجر پایا جاتا حیرت انگیز ضرور ہے!"

"حیرت انگیز کیوں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"اگر کسی نے انہیں انتہائی جذبے کے تحت قتل کیا ہے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ میسی

والے حالات میں شریک رہے ہوں گے۔"

"ہو سکتا ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا۔"

"بہت زیادہ۔ مگر میں نے انہیں کبھی میسی کی طرف جھکتے نہیں دیکھا!"

"آہ۔ تو شاید آپ میسی کے عشاق پر خاص طور سے نظر رکھتے تھے۔"

خنجر نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا! عمران ہی پھر بولا۔

"وہ آپ کو بھی اچھی لگتی رہی ہوگی!"

"قدرتی بات ہے! مسٹر عمران! اچھی چیز ہر ایک کو اچھی لگتی ہے!"

"اسی بات پر لیڈی جہانگیر یاد آ رہی ہیں! مگر خیر میں انہیں کسی دوسرے موقع پر بھی یاد

کر سکتا ہوں۔ آپ مجھے اس عورت کے حعلق بتانے چاہتے تھے۔"

"اس کا نام سونیا ہے!" خنجر آگے جھک کر آہستہ سے بولا۔ "مگر کیا آج کل کیپٹن فیاض

سے آپ کی لڑائی ہے! پہلے آپ ان کے لئے کام کرتے تھے! مجھے وہ رات آج بھی یاد ہے! مسٹر

عمران جب آپ نے یہیں سر جہانگیر کے ہاتھوں میں جھڑپیاں ڈالی تھیں۔"

"آج کل کیپٹن فیاض سے میرے تعلقات خراب ہو گئے ہیں! محض اسی لئے اس نے آپ

کی زبان بندی کی ہے۔ ہاں تو وہ عورت.... سونیا!۔"

"سونیا میسی کی رلاوار تھی.... اور ہم پیشہ بھی.... لیکن وہ گرہنڈ ہوٹل میں ملازم تھی! اس نے

ایک بار مجھ سے اشارہ کیا تھا کہ اگر وہ چاہے تو یہاں کی کئی سربراہان اور دوستوں کو چھانسی کے تختے پر

کچھ کھتی ہے.... لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کے ہونٹوں پر چاندی کے قفل لگائے گئے تھے!"

"قفل لگانے والے....!"

"ان کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم! سونیا آپ کو بہت کچھ بتا سکے گی! بشرطیکہ آپ

اس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جائیں!"

"سونیا.... کہاں ملے گی!"

"اب وہ اپنا ذاتی بزنس کرتی ہے! قمرین اسٹریٹ جہاں زیورہا سے ملی ہے اسی جگہ جائیں

ہاتھ "سونیا کارنر" ہے! ایک مختصر ساری سٹور ان اور بار۔!"

"یوریشین ہے!" عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ ایسی عیسائی مگر وہ اب بھی.... مطلب یہ کہ کافی پرکشش ہے! آپ اسے

یوریشین ہی سمجھیں گے۔"

"اچھا! یہ میسی بذ فورڈ۔!"

"یہی بذ فورڈ یوریشین تھی!۔" خنجر نے ایک طویل سانس کے ساتھ کہہ

"اچھا!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ بھی آپ کو تکلیف دوں!"

"مگر مسٹر عمران.... وہ کوئلہ اسٹورج.... میرا مطلب.... یہ کہ!"

"اب وہ مجھے کبھی یاد نہ آئے گا ویسے میں پانچ سال سے واقف ہوں!۔ ان چیزوں سے مجھے

کوئی سروکار نہیں جو میری رات میں حائل نہ ہو! آپ اطمینان رکھیں عمران! کمرے سے نکل گیا۔"

O

"سونیا کارنر" بڑی جگہ نہیں تھی۔ لیکن اپنے سترے پن کی بناء پر یہ کارنر کافی مقبول

اس داستان کے لئے عمران سیریز کی "خونناک عمارت" ملاحظہ فرمائیے۔

تھا! متوسط طبقے کے خوشحال لوگ اسے دوسرے ریسٹورانوں اور باروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اس کی وجہ سونیا کی دلکشی بھی تھی۔ وہ پچیس اور چالیس کے درمیان رہی ہوگی لیکن اب بھی وہ کافی پرکشش تھی!

عمران جس وقت وہاں داخل ہوا ایک بھی میز خالی نہ ملی! لہذا وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف چلا گیا! اس وقت وہ بڑا شاندار لگ رہا تھا! کوئی دیو نیر! لباس کافی سلیقے سے پہنا گیا تھا! مگر چہرے پر حماقت کے آثار معمول سے زیادہ گہرے تھے! شاید سونیا کے سارے گاہک جانے پہچانے تھے۔ اس لئے اس نے کاؤنٹر کے قریب اس سے چہرے کو گھور کر دیکھا۔

”تم سونیا ہو!“ عمران کاؤنٹر پر کہیاں یک کر آگے بھٹکا ہوا ہوا۔ سونیا دوسری طرف تھی! ”تمہارا خیال درست ہے!“ سونیا مسکرائی۔

”مم..... میں.....“ عمران ہکا کر رہ گیا! اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر دوبارہ زبان بھیری اور پھر کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگا! مگر الفاظ ہونٹوں ہی میں پھنس کر رہ گئے!

”کیا بات ہے تم کیا چاہتے ہو!“

”میں کچھ نہیں چاہتا۔“ عمران نے شرمیلے انداز میں کہا۔ میرے دوستوں نے کہا تھا کہ تم سونیا کا رزمیں جلیا کرو۔“

سونیا اسے غور سے دیکھتی رہی پھر مسکرائی اور ایک ویٹر کو کاؤنٹر کے قریب کرسی لانے کا اشارہ کیا۔ ویٹر نے کاؤنٹر کے قریب کرسی رکھ دی!

”بیٹھ جاؤ!“ سونیا اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی! عمران کے چہرے سے شدید قسم کی بوکھلاہٹ مترشح تھی۔ کبھی وہ اپنی بیٹھائی پر رومال بھیرنے لگا اور کبھی ٹائی کی گرہ کو اس طرح چٹکی سے پکڑ کر حرکت دیتا جیسے دم گھٹ رہا ہو!

”اب کہو کیا بات ہے!“ سونیا پھر مسکرائی! مسکراتے وقت اس کے گالوں میں خفیف سے گڑھے پڑ جاتے تھے اور آنکھیں اس طرح چمکنے لگتی تھیں جیسے ان میں اس کے جسم کی ساری قوت کھینچ آئی ہو!

”مم..... میں کیا..... بات..... ظہیر!“

”لائم جوس!“ سونیا نے بارڈر کی طرف مڑ کر کہا۔ وہ عمران کو توجہ دے کر دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔

”میرا خیال ہے کہ تم یہاں چٹکی یاد آئے ہو!“ اس نے عمران سے کہا۔ عمران نے صرف سر ہلادیا! زبان سے کچھ نہیں کہا۔

”پیلے کبھی کیوں نہیں آئے!“

”میں نہیں جانتا تھا!“

”کسی نے یہاں بھیجا ہے!“ سونیا نے پوچھا۔

”ہاں!“

”کس نے۔“

”میرے چند دوستوں نے۔!“

”کیوں؟“

”میں..... وہ..... میں دراصل انگلیٹڈ جانا چاہتا ہوں..... لیکن مم..... میں.....!“

عمران پھر خاموش ہو گیا اور سونیا اس کی طرف لائم جوس کا گلاس بڑھاتی ہوئی بولی۔ ”لو اسے پی لو..... تم بہت زورس قسم کے آدمی معلوم ہوتے ہو!“

”مم..... میں..... بیوقوف..... اور..... ہپ میرا مطلب.....!“

”چلو بیو!..... شاباش!“ سونیا اس کا شاندار تحسین کر بولی۔

عمران ایک ہی جھٹکے میں پورا گلاس چڑھا گیا! اور رومال سے کان صاف کرنے لگا۔ پھر اس طرح ہونٹ خشک کرنے کے لئے اسے گردش دی جیسے وہ بے خیالی میں گالوں کی طرف چلا گیا! سونیا اس کی ایک ایک حرکت بنور دیکھ رہی تھی! لیکن عمران کے انداز میں اتنی بیساختگی تھی کہ اسے ہلاوت کا شہ تک نہ ہوسکا!

پھر وہ اٹھی اور عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی ایک کمرے میں چلی گئی!..... متحدہ آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں!

”بیٹھو!“ اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

عمران بیٹھنے کے پن سے کرسی میں گر کر رہ گیا۔

”کیا بات ہے..... تم کون ہو!“ سونیا اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔

”میں اسے آئی۔ پی۔ سی۔ سٹی فرمیشی ہوں!“

"اتنا لمباچہ ڈانم!"

"ویسے سب قریشی صاحب.... قریشی صاحب کہتے ہیں۔" عمران دفعتاً لپک کر بولا۔ "مگر بگاہات یہ ہے کہ میں قریشی نہیں ہوں! یہ تو میں نے انتقام اپنے نام کے ساتھ قریشی کا امتداد کر لیا ہے۔"

"انتقام کیوں!"

"ایک لمبی کہانی ہے!.... تمہارا پورا نام کیا ہے۔" عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں پوچھا۔ "کیوں؟" سونیا اسے گھورنے لگی۔

"بس یونہی! پھر میں بھی تمہیں اپنے انتقام کی کہانی سناؤں گا!"

"تم عجیب آدمی ہو!"

"اچھا تم نہ بتاؤ.... میں خود ہی مثال کے لئے کوئی دوسرا نام سوچتا ہوں.... آپا ٹھیک وہ تو.... ہاں آج ہی کے اخبار میں تھا.... میری بڑ فورڈ!"

"میری بڑ فورڈ۔" سونیا کی زبان سے غیر ارادی طور پر نکلا۔

"آ۔۔۔ ہاں۔۔۔ دیکھی تھا! اچھا وہ بڑ فورڈ خاندان سے تھی.... ظاہر ہے کہ اب وہ چارٹی بڑ فورڈ بیچے ہوں گے۔"

"کیوں؟" سونیا ایک بیک چوک پڑی لیکن عمران اپنی رو میں بولا رہا۔ "اگر کوئی مس فورڈ یا مسٹر بڑ فورڈ میری عدم موجودگی میں میرے گھر آئے اور ملازموں سے کہہ جائے کہ مس بڑ فورڈ یا مسٹر بڑ فورڈ آئے تھے! تو میں فوراً سمجھ جاؤں گا کہ کون رہا ہوگا۔ لیکن یہ لوگ جب آتے ہیں.... قریشی، صدیقی، غاروتی، عثمانی اور نہ جانے کیا کیا سلف فوہ.... میں کیا کہہ رہا تھا۔ بھول گیا۔"

"کیا تم میری بڑ فورڈ کا تذکرہ کرنے آئے تھے...." سونیا اسے گھورتی ہوئی بولی!

"نہیں! میں تو یہاں آدمی بننے کے لئے آیا تھا! میرے دوستوں کا خیال ہے کہ اگر میری تم سے جان بچان ہو گئی تو.... میں.... یہ قوف۔ یعنی کہ میری ذاتی یہ قوفی دور ہو جائے گی۔ ہاں تو اب تم بتاؤ۔ کوئی قریشی صاحب آئے گھر.... میں موجود نہ ہوا تو کہے دینا قریشی صاحب آئے تھے.... میں سن کر اپنا سر ہینٹا ہوں گویا سارے زمانے میں وہی ایک قریشی تھے بقدر سب چند چہا

پانچ لاکھ "مگر ہزار قریشیوں سے میں واقف ہوں۔ خدا کی پٹلا۔"

عمران نے اپنے دونوں کان اٹھتے اور خاموش ہو گیا! سونیا اسے بھر گھورنے لگی۔ غائبانہ اندازہ کرنا چاہتی تھی کہ یہ آدمی کچھ احمق ہے یا صرف ظاہر کر رہا ہے!

"مجھے آدمی بتادو۔" عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا تم نشے میں ہو!"

"نہیں! میں انگلیڈ جانا چاہتا ہوں! تم سے انگریزوں کے طور طریقے سیکھوں گا!"

"میرا وقت نہ برباد کرو!" سونیا نے بے رخی سے کہا اور کرسی سے اٹھ گئی۔

"ابھی تو تم کو مجھ پر رحم آگیا تھا۔" عمران گھٹکھیل۔

"جاؤ۔! جان بچان پیدا کرنے کا یہ طریقہ لغو اور لچر ہے!" سونیا کے لہجے میں تکلفی تھی!

"چلا جاؤں گا!" عمران اس کے قریب جا کر آہستہ سے بولا۔ "لیکن جانے سے پہلے ایک

گلاس آتم جو اس کی قیمت ضرور ادا کروں گا!۔ اور وہ قیمت یہ اطلاع ہے کہ مفتریب تم میری بڑ فورڈ والے معاملے میں شہی کر لی جاوے گی! میں چل دیا۔"

عمران دروازے کی طرف بڑھتا تھا کہ سونیا مضطربانہ انداز میں بولی۔

"ظہیر!"

عمران ظہیر گیا لیکن اس کی طرف مڑا نہیں!

"تم مجھے بلیک میل کرنا چاہتے ہو!"

"نہیں۔!۔ عمران اس کی طرف مڑا.... لیکن اب اس کے چہرے پر مہارت کے آثار

نہیں تھے! اس نے جمیدگی سے مکر سا کان لہجے میں کہا۔ "پندرہ سال بعد بھی پولیس میری بڑ فورڈ کے کیس میں دلچسپی لے سکتی ہے!۔ پندرہ سال پہلے تم نے قانون کی مدد نہیں کی تھی۔ تم اپنے

جرم سے بخوبی واقف ہو آ.... اور تمہارے جرم سے شاید دو آدمی واقف ہیں ایک ٹپ ٹپ

ہٹ گلب کا منیجر اور دوسرا میں۔!"

"تم کیا چاہتے ہو!" سونیا نے خوفزدہ آواز میں کہا۔

"ان آدمیوں کے نام جنہوں نے پندرہ سال پہلے تمہارا منہ بند کیا تھا۔ تم میری کے بارے

میں سب کچھ جانتی تھیں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔"

سونیا کچھ نہ بولی اسینڈل کی ٹو سے فرش کھرچتی رہی!

"تمہارے پاس کیا ہے کہ میں تمہیں بلیک میل کروں گا۔۔۔ میں ان آدمیوں کے نام چاہتا ہوں! اس سے بہتر موقع پھر ہاتھ نہ آئے گا۔"

"مگر ہو سکتا ہے کہ میری زندگی خطرے میں پڑ جائے؟" سونیا نے کپکپاتی ہوئی سی آواز میں کہا۔
"کیوں تمہاری زندگی کیوں خطرے میں پڑ جائے گی۔"

"ان لوگوں سے صرف میں ہی واقف ہوں! انہیں یقین ہے اگر کوئی دوسرا اس سے واقف ہوتا ہے تو اس کا کھلا ہوا مطلب یہی ہو گا کہ میں نے بتایا ہے۔"

"تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔"

"تم ہو کون؟"

"میں کالا چور ہوں! تمہیں اس سے غرض نہ ہونی چاہئے! جو کچھ تم سے پوچھ رہا ہوں اگر اس کا جواب نہ دو گی تو آدھ ٹھنڈے کے اندر اندر تمہیں محکمہ سرانفرسانی کے پیرٹنڈنٹ کیپٹن فیاض سے دو چار ہونا پڑے گا۔"

سونیا چاروں طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ "میں یہاں اس جگہ محکمہ نہیں کر سکتی! میرے ساتھ آؤ!"

"چلو! مگر مجھے جلدی ہے۔ اور لوہر کی باتوں میں وقت خراب نہ کرنا۔"

سونیا دروازے کی طرف بڑھی لیکن ٹھیک اسی وقت ایک آدمی کمرے میں گھس آیا یہ ایک دراز قد یوریشین تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس کا لہجہ حکمرانہ تھا!

"تم سے مطلب!" سونیا جھجھلا گئی۔

"اوہو! آسمان پر اڑ رہی ہو آج تو۔۔۔ یہ چھو کر کون ہے؟"

"شٹ اپ!"

"اوہ۔۔۔" یوریشین نے اس کی کلائی پکڑ لی اور خونخوار آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔

"تم اس نئے عاشق کے سامنے میری توہین نہیں کر سکتیں۔"

"اے زبان سنہال کر!" عمران بگڑ گیا! "عاشق ہو گئے تم! میں تو سینڈ لیٹینٹ ہوں۔"

"میرا ہاتھ چھوڑو!" سونیا ہاتھ چھڑانے کے لئے زور کرنے لگی! لیکن کامیاب نہ ہو سکی! یوریشین کا چہرہ وہ درجہ خونخوار نظر آنے لگا تھا!

"ہاتھ چھوڑ دو میرے دوست۔۔۔ ورنہ تمہیں اپنے ہاتھ کی ڈریسنگ کرانی پڑے گی!" عمران نے آہستہ سے کہا۔ جواب میں یوریشین نے سونیا کو اس طرح جھٹکا دیا کہ وہ عمران پر آ رہی! یہ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا! عمران نے اسے آہستگی سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہارا جتنی منگوار ہے! جس طرح چاہے پٹ لؤ!"

"نہیں! یہاں یہ نہیں ہو سکتا۔" دفعہ سونیا دونوں کے درمیان آ گئی!

یوریشین نے ایک بار پھر اسے بڑی بید روی سے دھکیل دیا اور عمران کو دھوکے میں ڈال کر ان کے سینے پر ٹکرماری چاقو! مگر عمران ان آدمیوں میں سے تھا جو ایسے مواقع پر ہزار آنکھیں رکھتے ہیں! بہر حال اگر یوریشین نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا کر دیوار سے نہ لگا دیئے ہوتے تو اس کی کھوپڑی کی ہڈیاں ضرور اپنی جگہ چھوڑ دیتیں! وہ کسی زخمی بھیڑیے کی طرح غرا کر پلٹا لیکن غصے کی زیادتی اس کا دماغ الٹ چکی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے! عمران جیسے پھر تیلے اور ٹھنڈے دماغ کے آدمی نے اسے گھونٹوں پر رکھ لیا۔ اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ ایک آدھ ہاتھ عمران کے رسید کر سکا! تین منٹ بعد وہ زمین پر لوندھا پڑا ہوا تھا۔۔۔ اس طرح اپنے ہاتھ اور اوہر پیچک رہا تھا جیسے اندھا ہو گیا ہو! آہستہ آہستہ ہاتھوں کی حرکت سست پڑتی گئی اور پھر اس کی پیشانی فرش سے جا گئی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔!

عمران سونیا کی طرف مڑا جو ایک گوشے میں کھڑی کانپ رہی تھی۔

"اب کیا ہو گا!" وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں کہہ کر آگے بڑھی!

"اب یا تو یہ مر جائے گا۔ یا نہ مرے گا۔۔۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسے چھوڑو۔۔۔ تم مجھے کہاں لے جا رہی تھیں؟"

"جہنم میں۔ تم نے بہت برا کیا!"

"کیا تم نے نہیں سنا تھا! وہ مجھے خولہ خولہ عاشق بنا رہا تھا! برداشت کی بھی حد ہوتی ہے! تم نے کالیاں دو! میں برانہ مانوں گا۔ مگر عاشق! ارے تو ب۔۔۔ تو ب۔۔۔!"

عمران اپنا منہ پینے لگا اور سونیا بیہوش یوریشین پر جھک پڑی جو آنکھیں بند کئے پڑا مگر سے

گھر سے سانس لے رہا تھا۔

"تم وقت برباد کر رہی ہو سونیا! میں تمہیں صرف تین منٹ اور دے سکتا ہوں۔ چوتھے منٹ پر کیپٹن فیاض کو فون کر دوں گا۔"

"مگر تم نے جو یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے! سونیا نے بیہوش آدمی کی طرف اشارہ کیا۔
"اس کی فکر تم نہ کرو.... ہوش میں آتے ہی یہ چپ چاپ اٹھ کر یہاں سے چلا جائے گا!"
"اور پھر سونیا زکار کو کسی نئے طوفان کے لئے ہر وقت تیار رہنا پڑے گا۔"

"کیا یہ کوئی خراب آدمی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"خراب کے بھی تیسرے درجے سے تعلق رکھتا ہے.... مگر کارز کیلئے بھی برا نہیں ثابت ہوا۔"
"تم اب چلو یہاں سے! اگر تمہیں گراں گذرا ہو تو میری طرف سے اسے ایک گلاس الٹم چوس پلدا دینا۔"

"تم حالات کی انتہائی درجہ تنبیہ کی سے ناواقف ہو!"

"مگر اب ختم بھی کرو!" عمران جھنجھلا گیا۔ "ورنہ.... میں پھر اپنی پرانی دنیا میں لوٹ جاؤں گا۔"
"تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے!" سونیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ "اس کا یہاں اس طرح بڑا خطرناک ہے!"

"مار ڈالو!" عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا۔

"نن.... نن...." سونیا کے چہرے پر کچھ کاہنے لگے۔

"پھر تم کیا چاہتی ہو!"

"تم فی الحال یہاں سے چلے جاؤ! ورنہ تمہاری زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی بہت برے ہیں۔"

"ہاں! میں چلا جاؤں اور تم اسے ہوش میں لانے کے بعد اس سے کہو کہ میں ایک بلیک میلر تھا۔ سونیا! تم مجھے الو نہیں بنا سکتیں میں جانتا ہوں کہ تم اور یہ آدمی گندے قسم کے کاروبار میں شریک ہو! ہو سکتا ہے کہ تم لوگ ان آدمیوں کو جن کا تعلق عیسی کی موت سے ہے بلیک میل ہی کر رہے ہو!"

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹختی چڑھا دی اور سونیا کی طرف مڑتا ہوا بولا۔ "اب

شروع ہو جائے۔ اس بیہوش آدمی کی پرولونہ کر وہ میں لاشوں پر بیٹھ کر بھروسہ لانا چاہنے کا عادی ہوں!"
ایک ٹیک سونیا کا رویہ بدل گیا اور وہ ایک خونخوار عورت نظر آنے لگی۔ کیونکہ اس نے اپنے جاکٹ کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا آلٹو ٹیک پستول نکال لیا تھا۔

وہ اس کا رخ عمران کی طرف کرتی ہوئی غرائی۔ "اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔"

آج.... چھا! عمران نے ہاتھ اٹھا دیے۔

"تم کون ہو!"

"کوئی بھی ہوں! لیکن تم لوگ مجھ سے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتے۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ کچھ دنوں بعد تم پر کچھ عجیبے ماشق ہو جاؤں۔ مگر اب یہ لاکھ برس نہیں ہو سکتا!"
"میں بڑی بیدردی سے قاتل کرتی ہوں۔"

"ضرور کرو قاتل.... لیکن خیال رہے کہ دوسری طرف تمہارے گاہک موجود ہیں ایسے کارٹر ایس کے لئے ویران ہو جائے گا!" جواب میں سونیا تلخ لہجے کے ساتھ بولی۔ "تم اس کی پروا نہ کرو! یہ کمرہ منوں میں ساؤنڈ پروف بن جاتا ہے!"

وہ ریو اور کارخ عمران کی طرف کھٹے ہوئے لئے پاؤں چلتی ہوئی سوچ بچ بورڈ تک گئی اور ڈال ہاتھ اٹھا کر نہ جانے کیا کیا کہ دوسرے ہی لمحے میں سارے دروازوں کے سامنے بڑی بڑی ہڈیاں پڑ گئیں اگر کچھ کئی دھات کی تھیں۔

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!" سونیا نے کھوکھلی آواز میں کہا۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری نظر آرہا تھا اور آنکھیں ویران ہو گئی تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ان میں جلائی نہ رہ گئی ہو!

"میں بالکل تیار ہوں! تمہارے ہاتھ سے مرنا بھی کافی لذت انگیز ہو گا.... چلو!"

"خائیں۔!" سونیا نے قاتل کر دیا! مگر عمران اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔ سونیا نے اندھوں کی طرح قاتل کرتا شروع کر دیے حتیٰ کہ سارے راولپنڈی ختم ہو گئے۔ غالباً اسے کچھ بھائی نہیں دے رہا تھا.... عمران نے آگے بڑھ کر اس سے پستول چھین لیا۔

"اب تم چیخو!" وہ مسکرا کر بولا۔ "بیمچھروں کا سارا زور صرف کر دو کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ہے؟"

سونیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھور رہی تھی عمران نے پھر کہا۔ ”دوسری ملاقات پر میرے لئے پستول کی بجائے ٹائی گن رکھنا۔ سمجھیں!“

سونیا خاموش رہی اب وہ اس بیہوش آدمی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے جسم میں کچھ کچھ حرکت پیدا ہو چلی تھی لیکن وہ ہوش میں نہیں آیا اور سونیا خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

”کون ہے یہاں جو تمہیں بچائے؟“ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا دانت چیریں کر بولا۔

سونیا بولا۔ ”نک گئی۔ عمران پھر بولا۔ ”وہ لوگ کون تھے جنہوں نے میری سی۔“

”میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ میں نہیں جانتی!“

”میں گھانگھوٹ کر مار ڈالتا ہوں!“ عمران کے لہجے میں بیدردی تھی۔ ”تمہارے دس آدمی بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے سمجھیں! اب شروع ہو جاؤ!“

عمران نے جیب سے لوٹ بک اور قلم نکال لیا۔

”چلو جلدی کرو! مگر اس سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔ میری کا انتقام کون لے سکتا ہے؟“

”میں کسی میری کو نہیں جانتی!“

”اس کے لئے میں کم از کم دس شہادتیں رکھتا ہوں! تم اس سے انکار کر کے اپنی گردن نہیں بچا سکتیں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے کان نہیں کانوں گا اور اگلے سال کی شروعات تک تم پر عاشق ہونے کی بھی کوشش کروں گا۔“ وہ بڑی مشکل سے کچھ اچھے پر آمادہ ہوئی لیکن ایسے حالات میں کسی بات پر یقین کر لینا ممکن نہیں تھا! عمران اس کی باتیں غور سے سنتا رہا اور اس نے پانچ نام بھی لوٹ کئے! پھر وہ داستان کے اسے جسے پر پہنچی جہاں سے میری کے ایک محبوب کا وجود شروع ہوتا تھا۔

”اس کا کیا نام تھا؟“ عمران نے پوچھا۔

”راجن۔! ایفلیٹ۔ راجن اوہ ان دنوں شہر میں موجود نہیں تھا! اس نے میری کی موت کی خبر سنی۔۔۔ یہاں آیا۔۔۔ مجھ سے بھی ملا! ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت قریب سے جانتے تھے۔“

”تم نے اس پر ان چھ آدمیوں کے نام ظاہر کر دیئے ہوں گے!“

”ہرگز نہیں! میں مزید کشت و خون نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ راجن انہیں شہر عام پر لے گئے۔“

راہنما وہ ایسے ہی تھکے حراج کا آدمی تھا۔

”اس کے بعد بھی پھر کبھی اس سے ملاقات ہوئی تھی!“

”نہیں میں نے اسے پھر کبھی نہیں دیکھا! آخری بار ۲۰۰۳ء میں مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ مشرق وسطیٰ کے علاقے پر بھیجا دیا گیا ہے! پھر اس کے بعد سے اس کے حلق میں آج تک لاٹم ہوں!“

”تم ان چھ آدمیوں کو بلیک میل کرتی رہی ہو۔“ عمران نے پوچھا۔

”یہ سراسر بہتان ہے! میں کبھی کسی گندے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی!“

”تم نے اسی زمانے میں پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی!“

”میں خائف تھی ان سے! ذاتی تھی! انام تمہارے پاس ہیں۔ ان کی شخصیتوں پر غور کرو! کیا پولیس اسے باور کر لیتی! البتہ دوسری صورت میں میں پولیس کی حفاظت بھی نہ حاصل کر سکتی! اور شاید میرا بھی وہی انجام ہوتا جو میری کا ہوا تھا۔ اور۔۔۔ وہ بہت اچھی تھی!۔۔۔ بہت نیک۔۔۔ وہ اپنا جسم نہیں بیچتی تھی! اسی لئے اس کا یہ انجام ہوا۔“

”تم بھی ویسی ہی شریف اور نیک ہو! کیوں؟“

”میں نے نہیں کہا! اگر میں شریف اور نیک ہوتی تو میرے بلاؤز کے گریبان سے آٹو نیک ہتول کی بجائے گلاب کا پھول نکلتا!۔۔۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پر دف نہ ہوتا! مگر اب میں ایسی بری بھی نہیں ہوں کہ بلیک میلنگ جیسا بزدلانہ پیشہ اختیار کروں!“

”میں تم پر عاشق ہوتا چاہتا ہوں!“

”میرا وقت نہ برباد کرو!“ سونیا برسام نہ بنا کر بولی۔ ”اگر اسی شہر میں رہتے ہو تو اپنا انجام دیکھ لو گے!“

”خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ میں کہیں تمہارے عشق میں دو دو یار سے سر نہ ٹکراتا پھروں!۔۔۔ اب یہ اپنا ساؤنڈ پر دف وغیرہ ہٹاؤ! میں باہر جانا چاہتا ہوں!“ سونیا اپنی جگہ سے ہلنے لگی لیکن عمران نے محسوس کیا جیسے وہ اسے کچھ دیر اور روکنا چاہتی ہو!۔۔۔ شاید اس کا خیال درست بھی تھا!

کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں سونیا نے اس کے بارے میں پوچھ کچھ شروع کر دی اور گفتگو کا انداز کچھ اس قسم کا تھا جیسے وہ دونوں دوستانہ طور پر مل بیٹھے ہوں!

”ہاں ٹھیک ہے..... بالکل ٹھیک ہے.....“ عمران آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا اور سونیا اپنی جگہ سے کھٹکتے لگی! عمران کا چہرہ اسے ڈرلونا معلوم ہو رہا تھا! الپانک عمران نے بھیٹ کر اس کی گردن پکڑ لی! سونیا کی ہنسی بے انداز کی چھپیں اس کے کان پھار رہی تھی۔ مگر کمرہ ساؤنڈ پر وہ تھا اس لئے وہ اطمینان سے اپنی گرفت تنگ کرتا رہا حتیٰ کہ سونیا بیہوش ہو کر اس کے بازوؤں میں جمول گئی۔ اس نے اسے آہستگی سے ایک طرف ڈال دیا اور سوئچ بورڈ کی طرف بھجایا۔ اس پر ایک غیر معمولی قسم کا سوئچ موجود تھا۔ پھر اسے کمرے سے نکلنے میں آدھے منٹ سے لیا۔ وقت نہیں صرف کرتا بلکہ باہر کا کمرہ حسب معمول چاکلوں سے آباد تھا! عمران نکلا چلا گیا!

O

مگر پہنچ کر اسے سر سلطان کا پیغام ملا جس کے مطابق اب محکمہ خدادہ کو کرکل جو ذوق کی موت سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی! اس لئے عمران کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ اس کیس میں الجھا رہے۔۔۔ مگر عمران!۔۔۔ جو اب اس حد تک اپنا ہاتھ ڈال چکا تھا کیسے باز رہ سکتا تھا! اس نے کپڑے اتارے اور رات کا کھانا کھائے بغیر سونے کے کمرے میں آکر کیٹین فیاض کے نمبر ڈائل کرنے لگا!۔۔۔ شاید وہ بھی ابھی نہیں سویا تھا کیونکہ کال اسی نے ریسپونڈ کی!

”اوہو!..... عمران.... کہو مری جان!“ خلاف توقع فیاض کے لہجے میں وہی پرانا غلو صحا
اور بے تکلفی بھی!

عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ ”ابھی مجھے سر سلطان کا پیغام ملا ہے کہ محکمہ خارجہ اب کرمل جوزف کے قتل سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی اس لئے سب اس کیس سے میرا کوئی تعلق نہیں رہ گیا۔“

”مگر تم اپنی ٹانگ اڑائے رکھنا چاہتے ہو!“ فیاض ہنسا۔ ”ویسے تم نے محنت تو بہت کی ہے۔“

”کیا! نہیں تو.... الونائے بغیر!... ویسے اگر انہیں ناپسند ہو تو مجھے بھجوا دو!“
 ”خداق چھوڑو.... تم اس وقت کیا کر رہے ہو!“

”مذاق کر رہا ہوں!“

”میں آ رہا ہوں! کہیں جانا مٹا؟“

”لو لیتے آتا.... میں آج بہت لڑا ہوں!“

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا اور عمران کو فوراً ہی پھر خواب گاہ کی طرف دوڑنا پڑا کیونکہ اب اس فون کی کھنٹی بج رہی تھی جو ایکس نو کے استعمال میں رہتا تھا! دوسری طرف سے بولنے والی جو لیا تھی!

”بس سر! میں دو افراد کے ساتھ جوزف لاج کی تلاشی لے چکی ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے کام کی باتیں معلوم کی ہیں!“

”ہوں..... وقت نہ بہاؤ کرو..... کم سے کم الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کیا کرو“

”بہت بہتر جناب“ جو لیا کے لچھے میں ناخوشگوار سی تھی! ”میں نے ایک خفیہ کمرے کا پتہ لیا ہے۔۔۔ جو نشست کے کمرے اور خواب گاہ کے درمیان ہے۔۔۔ کمرہ نہیں بلکہ اس تہ خانہ کہنا چاہئے! جس کی میز چیمائیں غسل خانے سے شروع ہوتی ہیں۔۔۔ واش رومن کے نیچے ایک سوکھ بورڈ ہے! جسے استعمال کرنے سے دروازہ ظاہر ہو جاتا ہے! اس تہ خانے کی حالت مشتبہ ہے! اگر آپ بھی دیکھ لیتے تو بہتر ہوتا! میز اور کرسیاں الٹی پڑی ہیں! غالباً کچھ روز قبل وہاں چند آدمیوں نے شراب نوشی کی تھی! بوتلیں اور چار گلاس ٹوٹے ہوئے ملے ہیں! ہم نے وہاں انگلیوں کے نشانات بھی تلاش کئے! ہمیں اس میں کامیابی ہوئی ہے!۔۔۔ تو یہ نشانات کوڈیو لپ کر رہا ہے!“

”تم بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہو جو لیا۔“ عمران نے کہا۔ ”اچھا میں اسے دیکھ لوں گا! اب وہاں دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں!“

”ہمارے لئے کوئی اور حکم ہے۔“

”تی الحال کچھ نہیں!“

”اگر آپ جو لپا کو اپنے راز سے آگاہ کر دیں....“

”غیر ضروری باتیں نہیں!“ عمران نے خلک لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ چنگ پر بیٹھا تھا کہ باہر سے کسی نے کھٹکی بجائی! فیاض کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ عمران سوچتا ہوا انوار کی نشست کے کمرے میں آیا! سلیمان پہلے ہی دروازہ کھول چکا تھا اس کی عادت تھی وہ اس وقت تک جاگتا رہتا جب تک عمران نہ سو جاتا۔

آنے والا فیاض ہی تھا! اس نے بڑی گرجھوٹی سے عمران سے مصافحہ کیا اور پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔
"آج کل مونے ہو رہے ہو!"

"صحت افزائی کا شکریہ! مگر اسی وقت دوڑنے کی کیا ضرورت تھی!"

"کافی ہیں گا!— تمہارے یہاں کی کافی کا ذائقہ ہی الگ ہوتا ہے!"

"میں اس میں حق کی تمباکو ملوادیتا ہوں!" عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر سلیمان کو آواز دے کر اس سے کافی گئے لئے کہہ کر وہ میز پر نکل گیا۔

"میں ابھمن میں پڑ گیا ہوں!" فیاض نے رومال سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔
"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق لاش پر خنجر کا زخم تقریباً اڑتالیس گھنٹے بعد لگایا گیا۔"

"گو یا وہ لاش دو دن پہلے کی ہو سکتی ہے!"

"قطعی!"

"مگر اس کی ظاہری حالت ایسی نہیں تھی!"

"پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اسے برف میں رکھا گیا تھا!"

"خوب! عمران کچھ سوچنے لگا!"

"اب میں تمہیں یہی بڑ فورڈ کے متعلق بتا سکتا ہوں!" فیاض نے کہا۔

"اب ضرورت نہیں ہے! کیونکہ سر سلطان کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی!"

"لیکن میری دلچسپی تو باقی ہے!"

"مجھے افسوس ہے! میں آج کل بہت ادا اس ہوں! اس لئے کھالے پینے کے علاوہ اور کسی چیز

سے دلچسپی نہیں رہ گئی! ویسے یہی بڑ فورڈ کے متعلق جتنا میں جانتا ہوں شاید اس کا چوتھا ہی تھا! تمہارے حصے میں نہ آیا ہو!"

"کیا جانتے ہو!"

"وہ بڑی حسین تھی! یہاں کی شاعروں نے اس پر نظمیں لکھیں تھیں! اگر وہ زندہ ہوتی تو

اس کی شادی اپنے ناموں سے کرا دیتا۔"

"عمران! بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ تمہاری ہڈیاں چور کروں!"

"مائی ڈیئر.... سو پر فیاض! تمہارے پاس جو بیش قیمت معلومات ہیں انہیں اسی وقت کسی

ایسے اخبار میں دے دو جس کا ایڈیٹر تمہارے بوٹ چاہتا ہو! اس طرح تمہیں دو فائدے ہوں گے۔ ایڈیٹر ممنون ہو گا اور.... دوسرا فائدہ پوری قیمت وصول ہونے پر بتاؤں گا! مطمئن رہو!"

"دوسرا فائدہ!"

"تمہاری بے مبری ہی مجھے شادی کر لینے پر اکساتی رہتی ہے! تم دوسرے فائدے کی پروا نہ مت کرو!"

"میری معلومات کا ماخذ سیکنڈ آفیسر ہے جس کے متعلق تمہیں بتکم سے پورے حالات معلوم ہو چکے ہیں!"

"اور ٹپ ٹاپ ہائٹ کلب کے دونوں دیگر!"

"ارے.... وہ.... ان سے مجھے کوئی خاص بات نہیں معلوم ہو سکی!"

"ٹپ ٹاپ ہائٹ کلب کا منیجر۔"

"اس سے بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا! سوائے اس کے کہ وہ چند نامعلوم آدمیوں کے مظالم کا فحش ہو کر مر گئی تھی! اس کا ریکارڈ لکھو! کر دیکھا اور اس سے اس کے بیان کی تصدیق ہو

گئی! لیکن وہ کسی پر شبہ نہیں ظاہر کر سکا! اس کے چاہنے والے ہزاروں کی تعداد میں تھے!"

"لیکن! عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "تم کسی ایسے آدمی کے وجود سے بھی واقف ہو جسے خواہ

یہی چاہتی رہی ہو۔"

"نہیں مجھے کسی ایسے آدمی کا علم نہیں ہے!"

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کام کروں!"

"نہیں تو کیا میں اس وقت تعویذ کے لئے آیا ہوں!" فیاض نے ہنسنے لگا۔

"خیر.... تم جس لئے بھی آئے ہو اس کی پروا نہیں! تم سیکنڈ آفیسر والی کہانی اشاعت کے

لئے اسی وقت دے دو! اسے کل صبح کے کسی اخبار میں یقینی طور پر آ جانا چاہئے! اگر تم نے وجہ

پوچھتے میں وقت برباد کیا تو میں تمہیں کافی بھی نہ پینے دوں گا!"

فیاض خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا!.... اتنے میں کافی آگئی.... اور عمران کافی کی چٹکی لے

کر بولا۔ "اس پر اسرار گناہم آدمی کا پورا حلیہ من و عن شائع ہونا چاہئے۔"

"ہو جائے گا۔"

"کل صبح کے اخبار میں آنا چاہئے" عمران نے سر ہلا کر کہا "اگر تم اس کی وجہ بھی پوچھو تو تمہیں خود کشی کا مشورہ دینا پڑے گا کیونکہ ان معلومات کو اپنی ذات تک محدود رکھ کر تم لاکھ برس اس آدمی کا پتہ نہ لگا سکو گے۔"

"میں سمجھتا ہوں! میں نے بھی یہی سوچا تھا۔" فیاض نے جواب دیا۔

"سوچا تھا۔" اسے تم بہت ذہین آدمی ہو! لیکن اسے کیا کرو کہ تمہاری بیوی نے تمہیں گادڑی مشہور کر رکھا ہے!"

فیاض کچھ نہ بولا کافی قسم کر چپکنے کے بعد وہ اٹھا اور کچھ کہے سے بغیر باہر نکل گیا۔

آج وہ بڑی سعادت مندی سے عمران کے ہر مشورہ پر عمل کر رہا تھا!



رات سرد اور تاریک تھی! عمران جوزف لانج کے سامنے رک گیا! وہ جولیا سے ملی ہوئی اطلاعات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا! جوزف لانج مقتل تھا! اسے سرکاری طور پر بند کر دیا گیا تھا! اس کے تین نوکر حراست میں تھے۔ یہ تینوں مستقل طور پر جوزف لانج ہی میں رہتے تھے! ان کا بیان تھا کہ کرل جوزف لاش ملنے سے دو دن قبل غائب ہوئے تھے! وہ اکثر اسی طرح نوکروں کو مطلع کئے بغیر کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا تھا! اور پھر کسی صبح وہ اسے خواب گاہ میں سوتا ہوا پاتے! گویا کرل جوزف کی شخصیت بھی کم پر اسرار نہیں تھی! وہ کس راستے سے گھر میں داخل ہوتا تھا! اس کا جواب اس کے ملازم نہیں دے سکے تھے!

عمران عمارت کی پشت پر جا کر اندر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگا! ایک جگہ اسے امکانات نظر آئے! شاید اس کے ماتحت بھی اسی راستے سے اندر گئے تھے! یہاں دیوار کے قریب ہی ایک تنادر درخت تھا جسکی شاخیں چھت پر پھیلی ہوئی تھیں! عمران نے سوچا ممکن ہے کہ کرل جوزف بھی یہی راستہ استعمال کرتا رہا ہو! لیکن درخت کے ذریعے اوپر پہنچنے کے بعد عمران کو یہ خیال ترک کر دینا پڑا! کیونکہ یہ چھت نہیں تھی صرف دیوار تھی! ایک فٹ چوڑی! نیچے اندھیرا تھا اس لئے وہ زمین سے اس کی اونچائی کا اندازہ نہ لگا سکا! یہاں سے مارچ روشن کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں تھا! مگر دوسری صورت یہ بھی تھی کہ وہ دیوار پر لیٹ کر مارچ والا ہاتھ نیچے لگا دیتا! اس نے بھی کیا! دیوار تقریباً تین فٹ اونچی تھی۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں بھی نیچے

اترنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی.... اسے یاد آیا کہ اس کے ماتحتوں میں سے تنویر دیوار چاند نے دیوار کی مدد سے اونچی اونچی دیواروں پر چڑھنے میں کافی مشاق ہے! لیکن کرل جوزف کے حلق اسے اپنا یہ خیال ترک کر دینا پڑا کہ وہ بھی اسی دیوار کو استعمال کرتا رہا ہو گا!

عمران نے جیب سے پتلی سی ڈور کا لٹھا نکالا! اور اسے درخت کی ایک شاخ میں پھنسا کر نیچے اترنا چلا گیا۔

کچھ دیر تک بھٹکنے کے بعد وہ آخر کار اسی کمرے میں جا پہنچا جہاں اس نے کرل جوزف کی لاش دیکھی تھی! حسل خانے میں تہہ خانے کا راستہ دریافت کرنے میں بھی دشواری پیش نہیں آئی.... واش روم کے نیچے ایک غیر ضروری سا چنڈل نظر آرہا تھا جسے تھماتے ہی دیوار میں ایک چار فٹ اونچی اور تین فٹ چوڑی خلا نظر آنے لگی!

تاریخ کی روشنی میں زینے طے کرتے وقت عمران سوچ رہا تھا کہ اس کے ماتحت یقیناً بہت ذہین ہیں اور تہہ خانے کا راستہ یقینی طور پر جو لیا ہی ہے دریافت کیا ہو گا!

پھر وہ کرل جوزف کے متعلق سوچنے لگا! وہ یقیناً ایک پر اسرار آدمی تھا! عام آدمیوں کے یہاں تہہ خانے نہیں پائے جاتے.... لیکن آخر نکلہ خارجہ اس میں کیوں دلچسپی لے رہا تھا! عمران نے نیچے پہنچ کر چاروں طرف روشنی ڈالی اور حیران رہ گیا! یہاں کی اتاری ظاہر کر رہی تھی کہ یہاں بہت ہی سخت قسم کی جدوجہد ہوئی ہے۔ آدمی یقیناً کئی رہے ہوں گے کیونکہ ٹوٹے ہوئے گلاسوں کی تعداد چار تھی!

عمران جبکہ کر فرش پر کچھ دیکھنے لگا! پھر سیدھے کھڑے ہو کر دیواروں پر روشنی ڈالی جن کا پلاٹر کئی جگہ سے لٹخا ہوا تھا.... پلاٹر نوعیت کے اعتبار سے پرانا ہی معلوم ہوتا تھا! یعنی یہ تہہ خانہ بھی اتنا ہی پرانا تھا جتنی کہ خود عمارت! پلاٹر میں سینٹ کی بجائے سرخی مائل چونا اور ریت استعمال کی گئی تھی۔

عمران سوچنے لگا! اگر یہاں ہونے والی کشمکش ہی کرل جوزف کی موت کی ذمہ دار تھی تو نگر والی کہانی کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتی! کرل جوزف اپنے دشمنوں کو اس تہہ خانے میں کیوں لایا۔ دشمن نہیں بلکہ دشمنوں کو.... کیونکہ وہ آدمیوں کے درمیان میز پر چار گلاسوں کی موجودگی ناقابل یقین تھی! یہاں چار ہی کرسیاں بھی تھیں! ان میں سے تین کی حالت سے

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ زیادہ دنوں تک کسی بند جگہ پر نہیں رہیں ان کے برخلاف ایک کرسی کی سیلی ہوئی لکڑی بتاتی تھی کہ وہ ہمیشہ تہہ خانے ہی میں رہی ہیں! لہذا وہاں تین کرسیاں حال ہی میں ضرور تالائی گئی ہوں گی!

عمران گری ہوئی میز کو ٹٹول رہا تھا جس کی لکڑی پرانی اور نرم آلود تھی! بے خیالی میں اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی اور وہ اتنی نہیں ہلکے یونہی ادھلتا میز کی اوپری سطح پاؤں سے الگ ہو کر اس کے ہاتھ میں آگئی! اور اس نے اسے دوبارہ زمین پر ڈال دیا.... بہت سے کانڈ کے ٹکڑے اور حواص کھڑکے! شاید میز میں کوئی خفیہ دراز تھی، جو میز کے ٹوٹنے ہی ظاہر ہو گئی تھی!

عمران نے تجھے کو دوبارہ احتیاط سے اٹھا کر ایک طرف کھڑا کر دیا! اور اب یہ حقیقت اس پر واضح ہوئی کہ اوپری تختہ اکبر انہیں بلکہ وہ ہر اٹھا بناوٹ کے اعتبار سے تو وہ اکبر ہی معلوم ہوتا تھا! بہر حال ایک طرف کی تحقیق نکل جانے کی بناء پر وہ کاغذات باہر آگئے تھے!

کاغذات نہ صرف قابل توجہ تھے بلکہ عمران کا حیرانہ انداز مطالعہ انہیں "اہم" بھی ظاہر کر رہا تھا! اس نے بڑی تیزی سے سارے کاغذات کا جائزہ لیا اور انہیں کوٹ کی اندرونی جیب میں ٹھونستے ہوئے اکھڑا ہو گیا۔

اس کی سانس تیزی سے چل رہی تھی اور انداز سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہاں کا کام ختم ہو چکا ہو! وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا زینوں کی طرف آیا اور پر جانے لگا۔

عمارت سے باہر نکل کر وہ سڑک پر آیا! اسے توقع تھی کہ اس کی ماتحت جو لپٹا فز وائر اس پاس کہیں نہ کہیں ضرور موجود ہوگی! کیونکہ آجکل اس پر ایکس ٹو کارڈ معلوم کر لینے کا بیوت سوار تھا! توقع غلط نہیں ثابت ہوئی۔ ان دونوں کا ٹکراؤ عمارت کے سامنے ہوا۔ لیکن عمران اس طرح ٹکلا چلا گیا جیسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو اور جو لپٹا بھی شاید اسے نظر انداز ہی کر دینا چاہتی تھی۔ اس نے اس پر نظر پڑتے ہی دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔ اس کے فرشتے بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ اس نے اس وقت "ایکس ٹو" کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تھی! عمران تیزی سے ٹکلا چلا گیا!

○

دوسری صبح کے اخبارات میں منجر کی کہانی آگئی تھی!... اس محبوبہ الحواس آدمی کا حلیہ بھی شائع کیا گیا تھا۔ جسے ایک تھانے کے سینڈ آفسر نے میسی بڈ فورڈ کی قبر پر روتے اور آہیں

بہرتے دیکھا تھا... فیاض نے صبح ہی صبح عمران کو فون کیا۔
"اب تو تم مطمئن ہو نا!"

"ہاں! بالکل!" عمران نے جواب دیا! "یہ ایک بہت عمدہ پلاٹ ہے اس پر ایک جاسوسی ٹھیل لکھوں گا۔ ہیر و کام کیپٹن فیاض ہو گا! اور ہیر و کمن کا نام.... کیا ہونا چاہئے!"

"تکواس مت کرو! اگر یہ تدبیر بھی کار آمد ثابت نہ ہوئی تو کیا کریں گے!"

"میر کریں گے!" عمران غصہ سی سانس لے کر بولا۔ "میر کر بنے سے پیچھے ہٹے! مضبوط ہوتے ہیں اور زکام بھی نہیں ہوتا۔"

"تکواس نہیں بند کرو گے!"

"کیپٹن فیاض! اب اپنی آنکھیں کھلی رکھو! اگر اس سلسلے میں کوئی خاص بات معلوم ہو تو مجھے ضرور اطلاع دینا!" عمران نے کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا چند منٹ ٹھہر کر اس نے سر سلطان کے نمبر ڈائل کئے۔

"نہیں سر!... عمران اسٹیکٹ!"

"کیا بات ہے!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"آپ نے آج کا اخبار دیکھا! میرا مطلب ہے میسی بڈ فورڈ کی کہانی!"

"ہاں! ابھی یہ معاملہ بہت دلچسپ ہو گیا ہے!"

"اور اب محکمہ خارجہ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں!" عمران نے پوچھا۔

"محکمہ خارجہ کو پہلے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی! میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا تھا!"

"کرئل جوزف آپ کا دوست تھا۔"

"ہاں!۔۔۔!"

"ادستی کی ابتدا کیسے ہوئی تھی!"

"مجھے یاد نہیں!" سر سلطان کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی!

"خیر جانے دیجئے! پہلے آپ نے دلچسپی لینی شروع کی! پھر مجھے روک دیا! کیا آپ اس کی وجہ بتا سکیں گے!"

"ضروری نہیں سمجھتا!"

"میں سیکرٹ سروس کے چیف آفیسر کی حیثیت سے پوچھ رہا ہوں۔" عمران کے لہجے میں سختی تھی!

"کیا مطلب؟"

"اے قہری زینہ سیون معاہدے کے کاغذات!" عمران نے پرسکون اور باوقار لہجے میں کہا۔
"کیا؟" "دوسری طرف سے آواز آئی اور پھر خاموشی۔"

"ہیلو!" عمران نے ریسیور کو جھٹکا دیا۔

"عمران۔" دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز آئی۔ "جس حال میں بھی ہو فوراً پلے آؤ۔۔۔ فوراً۔"

"میں آرہا ہوں!" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر فلیٹ سے باہر نکل آیا۔ شاید وہ پہلے ہی سے اس کے لئے تیار تھا۔

اس نے گیراج سے اپنی ٹوسٹرنگلی اور سر سلطان کے پتھری کی طرف روانہ ہو گیا۔
حالانکہ دھوپ اب ابھی طرح پھیل گئی تھی لیکن عمران نے سر سلطان کو پائیں بارگ میں بیٹھے ہوئے پایا۔۔۔ پھر وہ کمرے سے اتر رہا تھا کہ سر سلطان بلند آواز میں بولے۔ "لو بد معاش جلدی کرو!"
"نہیں سر!" عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھتا ہوا ہوا۔

"کاغذات کی کیا بات تھی!"

"میں صرف اے قہری زینہ سیون معاہدے کی بات کر رہا تھا۔"

"اس کے کاغذات کے متعلق تمہیں کیا معلوم؟"

"میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کے دفتر میں ان کاغذات کی صرف نقل موجود ہے اصل کاغذات وہاں نہیں ہیں اور شاید آپ کو اس کا علم بھی ہے!"

"اندر چلو!" سر سلطان نے اسے پور ٹیکو کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

وہ نشست کے کمرے میں آگئے۔۔۔ اور سر سلطان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اصل کاغذات کہاں ہیں۔"

"میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تمہیں کہاں ملے؟"

"مجھے وہ شعر نہیں یاد آرہا۔۔۔ وہ کیا ہے موسیٰ کی دین سے خدا کا احوال پوچھنے۔۔۔ نہیں یہ کیا تھا۔۔۔ اخیر میں ہے کہ پتھری مل جائے!"

"عمران۔"

"نہیں سر۔۔۔"

"میں نے تمہیں شعر سننے کے لئے نہیں بلکہ وہ کاغذات تمہیں کہاں سے ملے!"

"کرمل جوزف کی کوٹھی میں!"

"میرے خدا۔۔۔ تو میرا خیال غلط نہیں تھا!" سر سلطان بڑبڑائے!

"آپ نے مجھے پوری پکونیشن نہیں بتائی تھی! لہذا یہ ضروری نہیں تھا کہ یہ کاغذات میرے ہی ہاتھ لگتے۔۔۔ کوئی دوسرا بھی ان سے فائدہ اٹھا سکتا تھا!"

"لاؤ کاغذات مجھے دو!"

عمران نے کاغذات کا چیکٹ جیب سے نکال کر ان کی طرف بڑھا دیا! پھر تقریباً تین منٹ تک کاغذات کی کمز کھڑا ہٹ کے علاوہ وہاں اور کسی قسم کی آواز نہیں سنی گئی۔

"عمران! اس میں دو شقیں نہیں ہیں!" سر سلطان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "یعنی یہ کاغذات نامکمل ہیں۔"

"جس جگہ سے یہ کاغذات برآمد ہوئے تھے وہاں ان کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا!"

"ان دو شقیں کا۔۔۔ کسی کے ہاتھ لگنا بھی ہمارے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ تم جانتے ہی ہو کہ ان دونوں حالات کیا ہیں۔"

"میں جانتا ہوں اور حالات سے فائدہ اٹھانے سے قبل ہی وہ قتل کر دیا گیا! مگر کیا یہ دونوں شقیں ان کے پاس بھی نہیں تھیں!"

"میں نہیں جانتا!"

عمران سر سلطان کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا! اس نے چھوٹے ہی پوچھا! "آپ کی طرف سے دو سنی کاغذات تم ہونے کے بعد سے شروع ہوئی تھی یا اس سے پہلے کی ہے!"

"بہت پہلے کی بات ہے! اور وہ اسی دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے مقصد میں کامیاب تھا! مجھے شروع ہی سے اس پر شبہ تھا! لیکن تم جانتے ہو کہ اس واقعے کو منظر عام پر لانے سے

میری کتنی بدنامی ہوتی! میں یونہی غمی طور پر اس کے خلاف تحقیقات کرتا رہا تھا! کئی بار اس کی نادانستگی میں اس کے مکان کی تلاشی بھی لی گئی تھی لیکن کاغذات نہیں ملے تھے! پھر میں نے یہ خیال ہی ترک کر دیا تھا کہ اس حرکت میں اس کا ہاتھ رہا ہو گا۔ لیکن جب اس کے قتل کی اطلاع ملی تو ایک بار پھر مجھے اندیشوں نے گھیر لیا! بہر حال میں ذہنی کشمکش کے عالم میں تھا اس لئے میں نے جھپٹیں جانے واردات پر طلب کر لیا تھا! اور اب سوچتا ہوں کہ میں نے غلطی نہیں کی تھی!"

"مگر کچھلی رات آپ نے مجھے قطعی بری الذمہ کر دیا تھا!"

"اس وقت میں یقیناً غلطی پر تھا! بہر حال وہ بھی اس ذہنی کشمکش کا نتیجہ تھا میں صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے! مگر تم مجھے بتاؤ کہ کاغذات جہیں کس طرح ملے!"

عمران نے تہ خانے اور میز کے متعلق بتانا شروع کیا! سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔ انہوں نے عمران کے خاموش ہوتے ہی کہا "کیا وہ دونوں شقیں اس کے پاس بھی نہیں تھیں! ہو سکتا ہے۔ یہی بات ہو! ورنہ وہ اب تک کسی تیسری طاقت سے اس کی قیمت وصول کر چکا ہوتا۔"

عمران کچھ نہ بولا! تھوڑی دیر کمرے کی فضا پر بوجھل سا سکوت طاری رہا پھر سر سلطان بولے "ان دونوں شقیں کا ملنا بہت ضروری ہے!"

"فی الحال ان کاغذات کو سنہال کر رکھیے۔ یہی بڑ فوراً کی روح انتقام انتقام چن رہی ہے کبھی وہ پادلوں سے جھاکتی ہے! کبھی شفق..... نہیں..... افق..... کیا آپ مجھے افق اور شفق کا فرق سمجھا سکتے ہیں!"

"اے شفق..... وہ سرفی.....!" سر سلطان شاید بے خیالی میں بڑ بڑاتے پھر چونک کر عمران کو گھورنے لگے اور ان کے رشتوں پر پہلے تو ایک اندامت آمیز سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔ "تم گدھے ہو! کام کی بات کرو! میں الجھن میں ہوں!"

"یہ کاغذات اتفاقاً ملے تھے!" عمران نے اپنی آنکھوں کو گردش دے کر کہا۔

"اگر وہ بھی اتفاقاً ملے تھے تو حاضر کرو! دے جائیں گے۔"

"کیا مطلب!"

"کیا میں وہاں ان کاغذات کی تلاش میں گیا تھا!" عمران نے سوال کیا۔

"پہلے کی بات اور تھی! اب یہ کیس جہاد سے سپرد کیا جاتا ہے!"

"میں ایسے بے سرو پا کیس کے سطلے میں کیا کر سکوں گا!" عمران سوچتا ہوا بولا پھر سر سلطان کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہنے لگا "مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے! میں سمجھتا ہوں کہ اب بے سیکرٹ سرویس کے چیف کی حیثیت سے کام کرنا ہو گا..... لیکن..... مصیبت تو یہ ہے کہ اس سطلے میں آپ سے جس قسم کے سوالات کروں گا شاید آپ ان کا جواب دینا پسند نہ کریں!"

"میں نہیں سمجھا! تم کیا کہنا چاہتے ہو!"

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دونوں کی دوستی کس بنا پر تھی!"

"اس سے کیا سروکار!" دلفی سر سلطان کا موز بگڑ گیا!

"میں اپنے طور پر سوال نہیں کر رہا ہوں! بلکہ یہ سمجھتے کہ سیکرٹ سرویس کے چیف نے اور انی شروع کر دی ہے اور وہ ہر پہلو سے دیکھتے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا!"

"میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا!"

"تو میں اس کیس کو لینے کے لئے بھی تیار نہیں! عمران نے خشک لہجے میں کہا اور براہ راست دائرہ سربری طرف دیکھنے لگا۔

سر سلطان نے اسے حرمت سے دیکھا لیکن خاموش ہی رہا! شاید عمران کا یہ لہجہ ان کے لئے قویان آمیز تھا!

"خبر بات آپ پچھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" عمران نے کچھ دیر بعد کہا۔ "وہیں سے کسی کشمکش کا آغاز ہو گا اور اگر آپ وہ بات بتاتے پر تیار نہیں تو میں مجبور ہوں!"

"وہ کیا بات ہو سکتی ہے!" سر سلطان ہچکچاہٹ پڑنے والے انداز میں بولے!

آپس! عمران نے ایک طویل سانس لی اور ہاتھ اٹھا کر درویشوں کے سے لہجے میں بولا۔

"آئی خود فرشتہ ہو جائے! خوبصورت عورتیں اس پر چھائی رہیں گی!"

"کلم..... کیا..... جب..... بکواس..... لا حول.....!" سر سلطان جھینپے ہوئے انداز میں

کلم اور عمران کی طرف اس طرح دیکھنے لگے جیسے اس نے انہیں کوئی گندی سی گالی دے دی ہو!

"کیا کوئی مرد آپ سے حکومت کے راز اگوا سکتا ہے!" عمران نے پوچھا۔

"تم چلے جاؤ یہاں سے..... جاؤ.....!" سر سلطان غصیلے لہجے میں چیخ کر کھڑے ہو گئے۔

”فکر نہیں۔۔۔!“ عمران اٹھتا ہوا بولا۔ ”شجیدہ کی سے غور کیجئے گا۔ اس بات پر ابھرنا
خفیہ معاہدے کی دو شقیں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ مجھے کو اس کا علم نہیں ہے کہ معاہدے
کے کاغذات دفتر سے باہر بھی گئے ہیں! کیونکہ آپ نے اس کی نقل فراہم کرنی تھی۔
آپ خود سوچئے کہ آپ کس پوزیشن میں ہیں۔ میں یہ آپ ہی کے مفاد میں کہہ رہا ہوں۔
مجھے اس سے کیا رولکار ہو سکتا ہے۔“

عمران دروازے کی طرف بڑھائی تھا کہ سر سلطان یوں نے "ٹھہرو! دوسرا آؤ۔۔۔۔۔ ان کی" میں کچکپاہٹ تھی! عمران پلٹ آیا۔ اور چپ چاپ پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ "تم کیا پوچھنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے پوچھا۔

”میں اس عورت کا نام اور پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں! جس سے آپ نے اس معاملہ کو
تذکرہ کیا تھا۔“

”تم.... آخر عورت ہی کی بات کیوں کر رہے ہو!“

”کیونکہ کرمل جوزف کا سب سے بڑا حربہ عورت ہی تھی اکیلا اس کے گرد عورتوں کی فوج نہیں رہتی تھی مجھے کہنے دیجئے کہ عورتوں کی وہ بھڑی آب دونوں کی دوستی کی محرک ہوئی تھی“

کیا تم اپنے باپ سے بھی اتنے ہی بے تکلف ہو سکتے ہو؟" سر سلطان پھر جھنجھٹا گیا۔

پوچھا ہے کہ وہ ابھی تک جوان کیوں ہیں جب کہ والدہ صاحبہ یوزمی ہو چکی ہیں۔“

”اردو میں ضرور بد تمیز ہوں! لیکن انگریزی میں مجھے اسٹریٹ فارو کیس کے آنے

”یہ ضروری نہیں ہے کہ.... اس کی وجہ.... وقتی ہو.... جو تم سمجھتے ہو۔“

صرف نام اور پتہ چاہتا ہوں اور یہ تو آپ کا دل ہی جانتا ہو گا کہ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔

مجھے صرف نام اور پتہ بتائیے! اس کے علاوہ اور کچھ کہیں پوچھوں گا! وہ یقیناً یہاں ہے۔
 کرنے والی کوئی عورت ہوگی۔ کسی بین الاقوامی مسئلے پر آپ سے انجمنی ہوگی۔ اور آپ

”آہاں—ہاں—کیسی بات ہے!“ سر سلطان بیساختہ بولے.... پھر ان کے چہرے کا

”پر امت کیجئے! آپ بھی آدمی ہیں افریقہ نہیں المرے جناب حسن و جبر سے جس نے

”ہاتھل — ا“ سر سلطان نے سمجھنے ہوئے انداز میں تھجج کی ا

”میں صاحب!... ابابیل... میں نے برہان قاطع میں یہی لکھا دیکھا ہے! یہودیوں کی کتاب کی سند نہیں ہے! آخر ہاں تو نام اور ہے!“

”مس گوریا کار فر۔ قمر میں ریکلین اسٹریٹ“

اے بھائی! اب آپ بھروسے آفسر ہیں اور میں آپ کا محنت!... اگر میں اس قسم

وہاں لاکھ اس کی عمر کیا ہے؟

وہ تباہ و برباد ہو گئی تھی۔

0

نہیں پوچھا اور تھکنی کا بھین بار بار دہانے لگا! بھر شاہد دوپا تین منٹ کے بعد اندر سے

کیا بات ہے..... جناب! اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”موجود ہیں جناب!“

خیر! کارڈ! عمران نے جیب سے ایک وزٹنگ کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جس پر
 افسانہ آہ- ایس- خان ایڈووکیٹ!

”تمہیں اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے اور انکی یہ بولی دلی خواہش ہے کہ تم یہ عمارت خالی کر دو۔“
 ”تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا!“ گلوہ یا جھٹکے کے ساتھ وہ بارہ صوفے پر بیٹھتی ہوئی فونڈ
 ”دماغ تو بالکل ٹھیک ہے! البتہ معدہ عموماً خراب رہتا ہے! آج کل پھر اینڈ ریوڈ سرائٹ کا
 استعمال شروع کر دیا ہے! کچھ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ جگر بھی خراب ہو گیا ہے! مگر میں اسے
 حلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں!“

”تم کیا چاہتے ہو۔“ گلوہ نے ہانپتے ہوئے کہا وہ کچھ خوفزدہ سی نظر آنے لگی تھی!

”میں یہ کہ مجھ سے روزانہ مل لیا کرو! دن میں صرف ایک بار۔“ وردہ میں سر ہلاؤں گا۔“
 ”تم جیسا بیوہ آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گذرا!“

”ہائیں! کیا مطلب! کون سی بیوہ کی سرزد ہوئی ہے مجھ سے!“ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا
 گلوہ یا فوراً ہی کچھ نہیں بولی۔ چند لمبے عمران کو گھورتی رہی پھر اس نے کہا۔ ”تو کیا پہلے مجھ
 تم مجھ سے مل چکے ہو!“

”اگر یہ معلوم ہو تا کہ تم اس طرح پیش آؤ گی تو پہلے ہی مل لیتا! آخر اس میں کیا برائی ہے
 کہ تم مجھے اچھی لگتی ہو۔ ہو سکتا ہے کچھ دنوں بعد تم سے عشق بھی ہو جائے۔“

”شٹ اپ....!“

”اب شاید تم پھر کوئی دھمکی دو گی! میں کہتا ہوں کہ تم اپنی کسی دھمکی کو عملی جامہ پہنا کر دیکھو!
 ”تم یہاں سے چلے جاؤ!“

”آخر کیوں! کیا تکلیف پہنچ رہی ہے مجھ سے! کیا میں کوئی غیر مذہب آدمی ہوں!
 خوبصورت نہیں ہوں! مجھے یقین ہے کہ میں بھی تمہیں اچھا لگتا ہوں گا!“

”اوہ.... شٹ اپ!“ گلوہ یا غصے میں پاگل ہو گئی اور اس طرح چپچپے لگی جیسے کسی قسم کا درد
 پڑا ہو! اچانک بوڑھی ملازمہ دروازہ میں دکھائی دی!

”اوہو! عمران نے اس سے کہا! کوئی گھبرانے کی بات نہیں! تم جاؤ! میں ان کی والدہ کے
 انتقال کی خبر لایا ہوں!“

گلوہ یا یہ سن کر بالکل پاگل ہو گئی! اپنے سر کے بال نوچنے لگی! پھر بھوکے شیرنی کی طرح
 عمران پر جھپٹ پڑی.... بوڑھی نوکرانی بوکھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے چلی گئی تھی۔

عمران نے گلوہ یا کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور اسے ایک صوفے میں دھکیلتا ہوا بولا۔ ”اب
 میں کافی جان پہچان ہو گئی ہے اور کسی دوسرے موقع پر ہم ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں
 رہیں گے.... بس اتنا ہی کافی ہے۔ اچھا نا!“
 اس نے اپنا سینٹل اٹھایا! چند لمبے بڑی پیاد بھری نظروں سے گلوہ یا کی طرف دیکھتا رہا پھر
 وہ واپس کمرے سے چلا گیا۔

○

ایکسپریوین کی سانس پھول رہی تھی.... لیکن وہ جیسی سے اتر کر ایک لمحے کے لئے بھی
 بغیر ٹکٹین فیاض کے جنگل کی کپکپاہٹ میں داخل ہو گیا! اس کی رفتار خاصی تیز تھی!۔
 آدھے میں کھڑے ہوئے ملازم سے اس نے جلدی جلدی کچھ کہا.... اور ملازم اندر چلا
 جان واپس میں دیر نہیں لگی!۔

اندر شریف نے چلنے! اس نے ایکسپریوین سے کہا۔

ٹکٹین فیاض اس کے اندر پہنچنے سے قبل ہی ڈرائنگ روم میں آچکا تھا۔

”گھبرا“ وہ ہاتھ اٹھا کر بولا۔ ”پہلے تو تم کچھ دیر خاموش بیٹھ کر اپنی سانسیں درست کر لو!“
 پھر مودبانہ انداز میں اس کا شکر یہ لو کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ فیاض ٹٹولنے والی
 اس سے اس کا جائزہ لیتا رہا! تقریباً دو تین منٹ تک خاموشی رہی۔ پھر فیاض نے کلائی کی
 ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”کیا بات ہے!“

”آج میں نے اس آدمی کا تعاقب کیا تھا جسے میںی کی قبر پر روتے دیکھا گیا تھا۔“

”اچھا....“ فیاض کے لہجے میں حسرت تھا! لیکن پھر اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔ ”تم یقین
 رکھو کہ کہہ سکتے ہو کہ وہی آدمی رہا ہو گا۔“

”جان کر وہ علیہ کے عین مطابق تھا!“ پروین نے خفیف سی ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔

”نہ ہاں.... لیکن تعاقب کا انجام کیا ہوا۔“

”میں عرض کر رہا تھا! وہ مجھے جیسا یوں کے قبرستان کے قریب ہی ملا تھا! میں وہ دن سے
 اس کی عمرانی کر رہا ہوں۔ بہر حال.... وہ آدمی عجیب ہے! وحشت زدگی کے علاوہ اس میں
 بات نہیں ہے جو اسے عام آدمیوں سے الگ کر سکے! اس کے جسم پر بہترین قسم کا سیاہ

سوٹ تھا سیاہ ڈاڑھی ابھی ہوئی.... ہال پریشان.... اور آنکھیں انکھروں کی طرح دکھتی تھیں جن سے درندگی اور وحشت آشکارا....

"تم نے تو مصوری شروع کر دی۔" فیاض پھر کھائی کی گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

کی بات کرو۔

"میں اس کا تعاقب کرتا رہا۔" پرویز ایک طویل سانس لے کر کہنے لگا۔ "اور پھر وہیں چلا گیا جہاں سے پہلی بار اس سیکنڈ آفسر نے اس کا تعاقب کیا تھا یعنی گرائڈ ہوٹل! وہ تھوڑی دیر تک کھڑا.... ہال میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کا جائزہ لیتا رہا.... پھر آہستہ آہستہ ایک میز کی طرف بڑھنے لگا جہاں وہ آدمی پیٹھے شراب پیا رہے تھے۔ جیسے ہی ان دونوں کی نظریں اس پر پڑیں ان کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ پڑے.... حقیقتاً گلاس چھوٹ پڑے تھے اور میں نے انہیں اپنے دیکھا تھا اور وہ وحشی انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا! پھر وہ آگے بڑھ کر ایک ٹال میز پر بیٹھا! میں نے دوسرے ہی لمحوں میں ان دونوں آدمیوں کو ہوٹل سے باہر جاتے دیکھا! کچھ وحشی وہیں بیٹھا تھا! میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا! اس نے تقریباً پندرہ منٹ میں اپنی پلے ختم کی.... اور پھر اٹھ گیا۔ میں دراصل اس کی قیام گاہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر۔۔۔"

"کیوں۔ خاموش کیوں ہو گئے؟" فیاض نے ٹوکا۔

"مگر میری یہ خواہش پوری نہ ہو سکی! ہو سکتا ہے اسے اس تعاقب کا علم ہو گیا ہو بہر حال ایک جگہ وہ مجھے ڈانچ دے گیا! میں ٹریفک کی ریڈوٹی کی بنا پر ایک سڑک نہ پار کر سکا۔ دیر میں سڑک صاف ہوتی! وہ دوسری طرف کی کسی گلی میں غائب ہو چکا تھا۔"

"پھر اب تم مجھے کیا بتانے آئے ہو؟" فیاض جھنجھلا گیا۔

"یہ کہ ان دونوں خوفزدہ آدمیوں کے متعلق میں نے بہتری اہم معلومات حاصل کر لی ہیں۔" فیاض کچھ نہ بولا اور پرویز کہتا رہا۔ "وہ دونوں کرٹل جوزف کے گہرے دوستوں میں سے تھے۔ ان کے نام میجر اشرف اور کرٹل ورنی ہیں! اور یہ دونوں ہی شہر کے معزز آدمیوں سے ہیں!"

"ہوں! تو پھر اتم نے ان سے اس آدمی کے متعلق سوالات کئے ہوں گے۔"

"جی ہاں! میں ان سے ان کی قیام گاہ پر ملا تھا! لیکن انہوں نے اس آدمی کے متعلق

بتانے سے انکار کر دیا! کیونکہ انہوں نے اس شکل کے کسی آدمی کو گرائڈ ہوٹل میں نہیں دیکھا تھا! میں نے انہیں ان کے گھاسوں کے گرنے کا واقعہ یاد دلایا لیکن انہوں نے میرا مذاق اڑا دیا! کہنے لگے! ہاں گھاس گرے ضرور تھے لیکن اس کی وجہ وہ نہیں تھی، جو میں نے بیان کی تھی! انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں نشے میں تھے اور نشے ہی کے عالم میں گھاسوں کے گرنے پر ایک ایک ہزار روپے کی بارجیت ہو گئی تھی! ان دونوں ہی نے اس آدمی کے تذکرے پر میرا مضحکہ اڑایا...."

پرویز خاموش ہو گیا۔

"اچھا!" فیاض نے ناخوشوار لہجہ میں کہا۔ "میں دیکھوں گا کہ ان میں مضحکہ اڑانے کی کتنی صلاحیت ہے! میں ان دونوں رنگیلے یوزروں سے اچھی طرح واقف ہوں! مگر مجھے افسوس ہے کہ تم نے اس آدمی کو کھو دیا۔"

"میں کیا عرض کروں جناب! مجھے ٹریفک کے قوانین پر طعنے آرہا ہے۔"

فیاض کسی سوچ میں پڑ گیا! پھر آہستہ سے بولا۔ "اگر تمہارا یہ خیال صحیح ہے کہ اسے تعاقب کا علم ہو گیا تھا تو اب اسے ڈھونڈنا آسان کام نہ ہوگا!"

"میں کیا عرض کروں جناب! مجھے خود افسوس ہے! مگر یہ وہ دونوں آدمی شاید ہماری مدد کر سکیں! مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں اسے پہچانتے ہیں اور خوف ہی کی وجہ سے ان کے گلاس چھوٹ پڑے تھے!"

"میں دیکھوں گا!" فیاض سر ہلا کر بولا۔ "کل صبح ان دونوں کو آفس میں طلب کرو!"

"بہت بہتر جناب!" پرویز یخشت خوش ہو گیا! گویا صبح وہ ان سے اپنی توہین کا بدلہ ضرور لے سکے گا!

"اور کچھ!"

"نہیں جناب!" پرویز اٹھتا ہوا بولا۔ "اب اجازت چاہتا ہوں۔"

"اچھا۔۔۔" فیاض بھی اٹھ گیا!

O

پرائیویٹ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر عمران اپنی خواب گاہ میں آیا! دوسری طرف سے جویا بلبل رہی تھی اس نے کہا "آپ کا خیال درست تھا جناب! گلو ریا کارٹر کا کچھ نہ کچھ تعلق سوئیڈن کارٹر

سے ضرور ہے!"

"ہے نا۔" عمران سر ہلا کر بولا "کیوں کوئی خاص واقعہ؟"

"جی ہاں! سونیا کا دوست پارکر کل گھوڑا کے ساتھ نظر آیا تھا!"

"پارکر اسی لمبا آدمی!"

"جی ہاں! اسی وہ دونوں یکسیڑ جوائنٹ میں تھے! یہ پچھلی شام کی بات ہے پھر دونوں ساتھ ہی تھرٹین ریکسٹن اسٹریٹ میں آئے تھے پارکر تقریباً آٹھ گھنٹے تک اندر رہا۔ پھر تھکاوٹ میں آیا تھا۔"

"اس کے بعد وہ کہاں گیا تھا؟"

"یہ آپ کیپٹن جعفری سے معلوم کر سکیں گے!"

"اچھا۔" شکر یہ جولی! گھوڑا پر برابر نظر رکھو! ہاں سونیا کو کون دیکھ رہا ہے!۔"

"تو یہ۔"

"اچھا! اور سار جنت ناشاد!"

"وہ فی الحال شاعری کر رہا ہے!" اس کا خیال ہے کہ لوگ اس کے بعد اس کے کلام کی قدر کریں گے!"

"اگر وہ کسی طرح مر سکے تو ضرور مار ڈالو۔"

جولیا ہنسنے لگی۔ لیکن پھر فوراً ہی خاموش ہو گئی۔

"ہیلو! ہاں! سار جنت ناشاد کو میجر اشرف پر نظر رکھنے کو کہو۔"

"اوہو! میجر اشرف!" جولیا نے حیرت سے کہا۔ "کیا وہ بھی اس کہانی سے تعلق رکھتا ہے!"

"اس کے علاوہ بھی چار اور ہیں!"

"میں تو ابھی تک اس کیس کو سمجھ ہی نہیں سکی ہوں! اختیارات میں جو کہانی شائع ہوئی

تھی، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے!"

"جلدی مت کرو! سب کچھ آہستہ آہستہ سامنے آجائے گا! یہ پر اسرار آدمی بہت سنسنی

پھیلا رہا ہے! کیا خیال ہے تمہارا!۔۔۔"

"جی ہاں! ہو سکتا ہے وہ میسی بڈ فورڈ سے قریبی تعلقات رکھتا ہو!"

"یہ کس بنا پر کہہ رہی ہو!"

"وہی قبر کے کتبے پر جو نئی تحریر پائی گئی ہے کسی قسم کے انتقام کے متعلق! ہو سکتا ہے یہی

.....! مگر ظہیر کے میسی کی موت بھی تو پر اسرار طریقے پر واقع ہوئی تھی!"

"ہاں..... آں..... غالباً وہ ان لوگوں سے انتقام لینا چاہتا ہے، جو میسی کی موت کا باعث

بنے ہوں گے!"

"مگر بڑا ڈرامائی انداز ہے!" جولیا نے کہا۔

"ایسا بھی ہوتا ہے! شاید وہ انہیں مار ڈالنے سے پہلے ہی لوہہ مرا کر ڈالنا چاہتا ہے! تم خود

سوچو کہ دوسرے لوگ کتنی بڑی ذہنی قوت میں مبتلا ہوں گے یہ تو مار ڈالنے سے بھی بدتر ہے!"

"جی ہاں! جولیا نے جواب دیا۔ "مگر ہم اس آدمی کو کہاں تلاش کریں۔"

"میرا خیال ہے کہ پیتان فیاض کے آدمی اس کی راول پر لگ گئے ہیں!"

"مگر جنتاب! پھر وہی معلوم کرنا چاہوں گی کہ اس کیس کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق!"

"تعلق کا علم مجھے بھی نہیں ہے!" عمران نے جواب دیا۔ "بیجری راز کی باتیں ایکس ٹو سے

بھی پوشیدہ رکھی جاتی ہیں! مگر ہمیں اس کی پروا نہ ہوتی چاہئے! بس جو کام ہمیں سونپا جائے اسے

خوش اسلوبی سے انجام دیں!"

"یقیناً جنتاب!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اچھا! اب تم اپنا کام دیکھو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا اس کی پیشانی پر سلوٹس

تھیں اور وہ کچھ سوچ رہا تھا

پھر اس نے کیپٹن جعفری کے نمبر ڈائریل کے!

"ہیلو! کیپٹن جعفری! مجھے پارکر کے متعلق کل شام کی مکمل رپورٹ چاہیے!"

"لیں سر!" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "وہ گھوڑا کے مکان سے نکل کر سیدھا سونیا

کارٹر پہنچا تھا!"

"پھر۔۔۔!"

"پھر..... میرا مطلب یہ ہے کہ میں وہیں سے واپس آ گیا تھا کیونکہ اب پارکر کی واپسی مجھے

محال نظر آتی تھی..... وہ دراصل اسی ریستوران میں رہتا ہے!"

"اتنی دیر میں یہ ایک کام کی بات کہی ہے تم نے!"

"اب میرے لئے کیا حکم ہے؟"

"پار کر کے پیچھے لگے رہو! اس کے متعلق اور کیا معلومات بہم پہنچائیں؟"

"وہ..... ابھی تک کچھ بھی نہیں! میرا خیال ہے بادی النظر میں ہم اس کے خلاف کچھ نہیں ثابت کر سکتے!"

"تمہیں ثابت کرنے کے لئے کس نے کہا ہے؟"

"اوہ..... بے بات..... یہ ہے..... جناب!"

"کیا بات ہے؟"

"میں ابھی تک اس کے ذریعہ معاش کے متعلق کچھ نہیں معلوم کر سکا!"

"معلوم کرنے کی کوشش کرو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا

پھر دن بھر وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ماتحتوں کے فون ریسیو کرتا رہا! اسی دوران میں فیاض بھی میجر اشرف اور کرنل ورنی کی داستان لے کر قلم پڑا..... اس نے اسے شروع سے واقعات بتائے یعنی انسپکٹر پرویز کا کارنامہ، پھر بات یہاں تک پہنچی کہ اس نے میجر اشرف اور کرنل ورنی کو آفس میں طلب کر لیا۔

"مگر وہ دونوں؟" فیاض نے نراسمانہ بنا کر کہا۔ "ذہنی کے پھوٹے ہیں میں ان سے کچھ نہیں معلوم کر سکا! لیکن میرا دعویٰ ہے کہ وہ اس آدمی کو جانتے ہیں۔"

"یکڑ کر بند کر دو!" عمران نے ہانک لگائی۔

"لیکن میں ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ جانتے ہیں!"

"پر دانہ کرو! میں بہت جلد ثابت کر دوں گا!"

"پتہ نہیں تم کیا کر رہے ہو! مجھے اس طرح تارکی میں نہ رکھا کرو!"

"تارکی بڑی اچھی چیز ہے سو پر فیاض! مثلاً یہ کہ اگر تم اندھیرے میں کسی کو آنکھ مارو تو وہ قطعی برا نہیں مانے گا! تجربہ کر کے دیکھ لو!"

"تم پر ہر وقت لعنت بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔" فیاض چڑ گیا۔

"بذریعہ ڈاک بھیجا کرو! میں بعض اوقات گھریے موجود نہیں ہوتا! ویسے آج کل تمہاری پریشانیوں سے اس کی عمر بتاؤ! تاکہ میں اسے بچیس سے ضرب دے کر اپنا سر پھوڑوں یا تمہاری بیوی کی

کی کاہنہ کرادوں!"

"تم کام کی بات نہیں کرو گے!"

"نہیں دوست! میں اب اس کام سے بری طرح اکتا گیا ہوں! اب کوئی دوسرا دھندا بن گا..... ویسے کیا خیال ہے تمہارا اگر میں مچھلیوں کی آڑھت کر لوں!"

"عمران بد ریت مت پھیلاؤ!" فیاض نے بیزاری سے کہا۔

"بوریت تم پھیلا رہے ہو یا میں!"

"اچھا تو میں جا رہا ہوں!"

"ہا.....!" عمران نے دونوں ہاتھ ہلائے لیکن فیاض بیٹھا ہی رہا۔

"میں نے فرض کر لیا کہ تم چلے گئے! اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور کرسی پر اکڑوں بیٹھ دیکھنے لگا! وہ اپنے پرائیویٹ فون کا ریسیور کریڈل پر سے ہٹا آیا تھا اور نہ شاید فیاض کو بھی اس پر مہم چاہتا کیونکہ آج اس کے ماتحت بڑی سرگرمی دکھا رہے تھے!"

"عمران....." فیاض نے اسے بلند آواز میں مخاطب کیا اور عمران چونک کر اسے گھورنے لگا۔

"کیا بات ہے بڑے بھائی!" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"مگر تمہیں کچھ کرنا نہیں تھا تو مجھ سے وعدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی!"

"میں اب بھی تیار ہوں!" عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔ "مگر تم نے تو کہا تھا کہ لڑکی کی بات ہے میں سال تک انتظار کرتا پڑے گا!"

فیاض نے بھپٹ کر اس کی گردن پکڑ لی! اور عمران رو دینے والے انداز میں بولا۔ "چلو لڑکی کسی! میں تیار ہوں۔ بلکہ قبول کیا!..... ارے..... کیا مار ڈالو گے یاد..... عروں....."

"فیاض اس کی گردن چھوڑ کر جانے کے لئے مڑا۔

"خیر! سو پر فیاض!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "شاید کام کی بات گردن ہی میں اٹکی ہوئی تھی!" فیاض پلٹ کر اسے گھورنے لگا۔

"تاکتا ہوں مری جان! اب میں نے کام کی بات شروع کی ہے تو تم نے رقیبوں کی طرح لکڑ کھانی شروع کر دیں۔ ہاں رقیب ہی تو کہتے ہیں اسے جس کے کمر نہیں ہوتی!"

"لکس میں چاہا ہوں!" فیاض جانے کے لئے مڑا..... عمران نے بھپٹ کر اس کی کمر پکڑ

لی اور پھر شرمندگی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔ یار! میں خواہ مخواہ تمہیں رہنمائی دے رہا ہوں۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے فضول باتوں کے لئے! فیاض خیر!"

"میری بڑ فورڈ کے متعلق تمہیں ایک عورت بہت کچھ بتا سکے گی! وہ اس کی ہم پیشہ تھی!"

"کون ہے؟"

"سونیا۔"

"ارے تو کیا وہ انگلینڈ کی ملکہ ہے؟" فیاض جھنجھلا گیا۔ "یا مجھے شہر بھر کی آوارہ عورتوں کی

نام اور پتے زبانی یاد ہیں!"

"خفا مت ہو پیارے۔" قمرین اسٹریٹ اور نریورڈ کے چوراہے پر سونیا کا روبرو

تمہیں سونیا دیکھ لے گی!"

"تم اس سے مل چکے ہو!" فیاض نے پوچھا۔

"مل چکا ہوں! لیکن اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا! تمہاری بات اور ہے! تم ایک سرکاری

آفیسر ہو۔ وہ تمہاری موتیں ہی دیکھ کر خوفزدہ ہو جائے گی! مگر ظہیر! وہ چالاک عورت ہے۔

کبھی یہ تسلیم نہ کرے گی کہ میری بڑ فورڈ سے اس کی جان بچان تھی! لہذا غور سے تفصیل سے

جن دونوں میں ٹپ ٹپ کلب میں رقصہ تھی۔ انہیں دونوں سونیا گراؤ ہوٹل میں ملازم تھا۔

بھی رقصہ ہی تھی! ان دونوں میں گھری وہ سستی تھی! اور دونوں ایک دوسرے کی راز دار تھیں!"

"لیکن میری کے متعلق ہم کیا معلوم کریں گے؟" فیاض نے پوچھا۔

"یہی کہ اس نے پیدائش سے لے کر مرنے کے وقت تک کتنے انڈے دیے تھے۔"

جھنجھلا گیا اور فیاض کو بیساختہ قسمی آگئی!

"یار فیاض! تم کسی قابل نہیں ہو!"

"چلو کیوں اس بند کروا میں سونیا سے ملوں گا۔"

"جاؤ بس اب چلے ہی جاؤ ورنہ میں پہلے خود کشی کروں گا اور پھر تمہیں بھی گولی بارودوں کا

فیاض ہنستا ہوا چلا گیا!

تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کال ریسیو کی جو کہہ رہی تھی۔ "جناب ولا ایک لائ

خبر۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اس سے قائدہ افشا سکیں!"

"کیا خبر ہے؟"

"پارک اور گوریلا کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔"

"کہاں؟"

"منٹوپارک میں! دونوں کسی مسئلے پر الجھ پڑے تھے! پھر ہاتھ پائی کی فوج آتے آتے رہ گئی

تھی! وہ دونوں ہی غصے میں بھرے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گئے!"

"تم اس کے بعد بھی گوریلا کا تعاقب کرتی رہی ہو گی؟" عمران نے پوچھا!

"جی ہاں!۔۔۔ وہ وہاں سے گھری آئی تھی۔"

"اچھا شکریہ! عمران نے ریسیو رکھ دیا۔

اب اسے کپٹن جعفری کی رپورٹ کا انتظار تھا! کیونکہ وہ بھی منٹوپارک میں نہیں نہ نہیں

موتیو رہا ہو گا۔ عمران نے اسے پارک کے پیچھے لگایا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد جعفری کا پیغام بھی موصول ہوا۔۔۔ اس نے بھی منٹوپارک والے

بھگتوں کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔ "پارک منٹوپارک سے چیری بلوسم پہنچا یہاں اس نے اور

بارنڈر نے گھوڑا کو ختم کر دینے کا پروگرام بنایا۔۔۔ آج وہ چیری بلوسم ضرور جائے گی! کیونکہ

آج وہاں سال کا پہلا رقص ہو گا۔ وہ چیری بلوسم کی مستقل گاہک ہے! بہر حال آج اسے وہاں

شراب میں زہر دیا جائے گا۔ رات کی ڈیوٹی پر وہ بارنڈر نہیں رہے گا جو سازش میں شریک ہے

بلکہ وہ سہرا ہو گا! اور گوریلا کی موت کی تمام تر ذمہ داری اس پر آ پڑے گی!۔۔۔ حالانکہ اس بیچارے کے

فرشتوں کو بھی اس سازش کا علم نہیں ہو گا! گوریلا عاتبا پہلے ہی سے اپنی میز مخصوص کر چکی ہے

اس میز پر سرو کرنے والا ویٹر بھی سازش میں شریک ہو گا۔ یعنی شراب میں وہی زہر ملائے گا!"

"تب تو ویٹر گرفت میں آجائے گا!" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب! ایسے حالات پیدا کئے جائیں گے کہ پولیس اس پر صرف شبہ کر کے رہ جائے

گی! میرا خیال ہے کہ انہیں حالات کے تحت بارنڈر بھی زد میں نہ آ سکے گا!"

"میں سمجھ گیا۔ اچھا میں دیکھ لوں گا جعفری! تم لوگوں کی مستعدی سے میں بہت خوش ہوں!"

"مہربانی ہے۔۔۔ آپ کی۔۔۔ آپ ہی سے تو سیکھا ہے!"

"اچھا شکریہ! عمران نے ریسپور رکھ دیا۔"

اب عمران کے لئے ایک نئی الجھن پیدا ہو گئی تھی! ابھی تک اس نے اس کیس کی کڑیاں جس انداز میں ترتیب دی تھیں اس میں یک بیک خامیاں نظر آنے لگیں! گوریلا کی موت کا کیا مقصد ہو سکتا تھا؟ اور پھر پارکر؟ آخر اسے گوریلا کی موت یا زندگی سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے! بھگوا کس بات پر ہوا تھا؟ اسی جھگڑے کی بناء پر پارکر نے اسے مار ڈالنے کا پروگرام بنایا تھا؟ ایسی صورت میں بنائے قاصدت لازمی طور پر کوئی خاص اہمیت رکھتی ہو گی۔؟

چھ بجے شام کو عمران نے قلیفٹ چھوڑ دیا۔ اسے ہر حال میں گوریلا کی حفاظت کرنی تھی! کیونکہ اس کے اپنے خیال کے مطابق وہ اس کیس میں خاصی اہمیت رکھتی تھی! چیری بلوسم شہر کی بہترین تفریح گاہ تھی! اور عمران کو یقین تھا کہ گوریلا وہاں ضرور آئے گی! اس کا آنا یقینی تھا ورنہ وہ لوگ اسے مار ڈالنے کی اسکیم کیوں بناتے!

اس نے اپنی نوٹسیر چیری بلوسم کی کپڑوں میں کھڑی کر دی! لیکن نیچے نہیں اترا۔۔۔ گاڑی ہی میں بیٹھا رہا! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو! ٹھیک ساڑھے سات بجے اسے پوربھ میں گوریلا نظر آئی! وہ تھا قحطی اور پوربھ سے گزرتا ہوا چارہ قحطی! اس سے شاید دس یا بارہ گز کے فاصلہ پر جولیا ناقد وائر موجود تھی! اسے عمران نے آج رات کی سازش کے متعلق مطلع نہیں کیا تھا ویسے اس کا خیال تھا ممکن ہے کہ پٹیل جعفری نے اسے آگاہ کر دیا ہو!

وہ گاڑی سے اتر کر جولیا کی طرف بڑھا اور قحطی اس کے کہ وہ بھی ہال میں داخل ہو جاتی اس کے برابر ہو گیا۔

"سوئیس لڑکیاں دائرہ بڑا اچھا ناچتی ہیں!" عمران نے آہستہ سے کہا اور جولیا چونک کر مڑی۔۔۔ پھر چلتے چلتے رک گئی۔

"چلتی رہو! میں نے سنا ہے کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے۔" عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم کس چکر میں ہو؟" جولیا نے برا سامنا بنا کر پوچھا۔

"یہ ثابت کرنے کے چکر میں ہوں کہ دو اور دو ساڑھے تین ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی دائرے کا قطر برابر ہو ساڑھے تین ذرا یہ قائمہ کے۔۔۔ یعنی کہ ہمک۔۔۔"

لیکن میں نے اس کی قبر کھودنے سے صاف انکار کر دیا تھا! ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ گوریلا کارٹر کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو! میں کئی دنوں سے جھیں اس کے تعاقب میں دیکھ رہا تھا۔

لیکن اس سے کچھ سروکار نہ ہو چاہئے!" جولیا نے کہا اور آگے بڑھ جانے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن عمران بھی اپنا رقد تیزی کر رہا تھا! اور وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکی!

گوریلا ہال میں پہنچ کر ایک میز پر قبضہ کر چکی تھی اور وہ اب بھی تھا قحطی۔ وطن عمران جولیا کے ساتھ گیا۔ وہ تیری طرح گوریلا کی میز کی طرف چارہ تھا۔

گوریلا سے دیکھ کر چونک پڑی! وہ اسے پہلی ہی نظر میں پہچان چکی تھی! میں بغیر اجازت بھی بیٹھ سکتا ہوں!" عمران اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔ گوریلا حیرت زدہ ہوئے بیٹھی رہی! پھر یک بیک اسے غصہ آ گیا۔

"کیوں شامت آئی ہے! یہاں میں تھا نہیں ہوں!" اس نے دانت چیں کر کہا۔

"سیری موجودگی میں تم بھی تھائی نہیں محسوس کر سکتیں!" گوریلا چہنچہہ سے اسے کہا جانے والی نظروں سے گھورتی رہی پھر نہ جانے کیوں یک بیک ہو گئی۔ دوسری طرف جولیا ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر بیٹھی انہیں حیرت سے دیکھ رہی تھی! عمران نے گوریلا سے کہا۔ "کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ پارکر تمہیں مخالف کرے گا۔"

"کیا مطلب!" گوریلا یک بیک چونک کر اسے گھورتی رہی۔

"اہمیت کرو! وہ تمہارا ہال بھی بیک نہیں کر سکتا!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "اب مجھ سے اس مسئلہ بھی نہ پوچھو! بعض اوقات ایک ہی چیز میں کئی آدمی دلچسپی لینے لگتے ہیں لیکن یہ دلچسپی ان میں سے ہر ایک خود غرض ہو! پارکر تو اپنا مطلب نکل جانے کے بعد تمہیں کیڑا کر سکتا ہے!۔۔۔ لیکن میں۔۔۔ خیر جانے دو تمہیں یقین نہیں آئے گا۔۔۔ ویسے یہاں اتنے قہر کی زندگی خطرے میں ہے اگر آج تم نے یہاں کوئی کھانے پینے کی چیز طلب کی تو اہمیت کرنے کا بھی موقع نہیں مل سکے گا۔"

"تمہارے کیا بک رہے ہو!" گوریلا نے خوفزدہ سی آواز میں کہا۔

"تمہارے کچھ بھی نہیں چھپا سکتیں! میں تمہارے متعلق تازہ ترین اطلاعات رکھتا ہوں!"

"یعنی تم سر کر دیکھنا چاہتی ہو؟" عمران نے مایوسانہ انداز میں کہا۔

"نہیں! ہم اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ لے کر اس کا کیا دوی تجویز کرانیں گے۔"

"الحق۔ تم کسی تجربہ گاہ تک زندہ بھی پہنچ سکو گی؟"

"تم سمجھتے نہیں! فرض کرو! میں شراب منگواؤں! لیکن اسے پہنچنے سے پہلے اس کی بکھڑ

محفوظ کر لوں۔"

"ہاں ہاں! میں سمجھتا ہوں! لیکن تمہیں یہاں سے زندہ جاتے دیکھ کر وہ اپنی اسکیم بدل

سکتے ہیں یعنی کسی دوسرے طریقے سے تمہارا خاتمہ کر دیں!"

"تو پھر دوسری صورت میں بھی وہ اپنی اسکیم بدل سکتے ہیں اگر میں نہ بیوں تب بھی"

"شاید انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم یہاں سے کب گئے!"

"تو یہ اس طرح بھی ممکن ہے کہ میں شراب طلب کروں اور اس کی کچھ مقدار

ساتھ لیتی چلوں!"

"چلو۔ یہی کرو! میں سمجھ گیا! تم میرے بیان کی تصدیق کرنا چاہتی ہو!"

"یہی سمجھ لو!" گھوڑیہ نے لاپرواہی سے کہا! "میں حق بجانب ہوں! کیونکہ یہ صرف

دوسری ملاقات ہے!"

"ہزاروں ملاقات بھی آدمی کا دل صاف نہیں کر سکتی! کیا پادکر ان دنوں تمہارے

انجینی تھا!"

گھوڑیہ کچھ نہیں بولی! وہ دھڑک رہی تھی! وہ اس نے ایک ویٹر کو اشارہ کیا پھر

کے قریب آنے پر شیری کے لئے آؤر دیتی ہوئی بولی "ہیئیں لاؤ۔۔۔۔۔!"

"یہ نمبر بارہ کی میز ہے!" ویٹر نے لوب سے جواب دیا۔ "میں اس سے کہہ دوں گا"

چلا گیا۔

پھر شاید پانچ ہی منٹ بعد ہال میں ایک بیک ہنگامہ شروع ہو گیا۔ ایک میز الٹنے کی

آئی۔ شخصے کی طرف جھنجھٹا کر نونے۔۔۔ اور بھیڑ اٹھ ہو گئی! لوگ میزوں سے اٹھنے لگے

گھوڑیہ بھی اٹھی! لیکن اپنی جگہ ہی پر کھڑی رہی۔ عمران البتہ دو چار قدم آگے بڑھا

رک گیا۔ لڑنے والے اتنی دیر میں الگ کر دیے گئے۔ آہستہ آہستہ حالات پھر معمول پر آئے۔

ویٹر نمبر بارہ گھوڑیہ کی میز کی طرف آ رہا تھا! اس نے ٹسے رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لی۔

"کیا بات تھی!" گھوڑیہ نے پوچھا۔

"ٹسے کچھ نہیں جناب! اکثر لٹکے شریوں کے ہمیں میں آجاتے ہیں! نشے میں لڑ پڑے تھے۔"

"کسی کے چوٹ تو نہیں آئی!" عمران نے کسی رحمدل بیوہ کے سے انداز میں پوچھا۔

"نہیں جناب۔!"

"اچھا۔!" عمران سر ہلا کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"نمبر۔!" گھوڑیہ نے ویٹر کو روک کر کہا۔ "میں شاید جلدی ہی اٹھ جاؤں گی۔ بل لیتے آؤ۔"

"بہت بہتر جناب!" ویٹر چلا گیا۔

گھوڑیہ نے جلدی سے اپنا وہی بیگ اٹھایا اور اس میں سے سینٹ کی ایک خالی شیشی نکالی!

عمران بغور اس کے ہاتھوں کی حرکتیں دیکھتا رہا! وہ یقیناً ایک چالاک اور پھر تلی عورت تھی!

دوسرے ہی لمحے میں شیشی شیری کے گلاس میں تھی! شاید ہی اس پاس کے کسی آدمی کو اس کا

احساس ہو سکا ہو! پھر اس نے بھنڈوں کے بال نوپنے کی چینی گلاس میں ڈال کر شیشی نکال بھی لی!

پھر رومال میں رکھ کر اس کی کاک لگائی اور رومال سمیت وہی بیگ میں ڈال لی۔

"گھوڑیہ!" عمران ایک طویل سانس لے کر بولا۔ "واقعی اگر تم ہمیشہ کے لئے میری دوست

ہو چلو تو میں ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دوں!"

جواب میں گھوڑیہ مسکرائی۔۔۔ لیکن سراسیمگی کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر پائے

جاتے تھے!

"اب کیا خیال ہے۔" اس نے پوچھا۔

"تھوڑی تھوڑی شراب ٹسے میں گرانی جاوے۔ حتیٰ کہ گلاس آدھا ہو جائے! پھر میں تمہیں

مہاراجے کر یہاں سے نکال لے چلوں گا۔۔۔ تمہارا انداز کچھ اس قسم کا ہو گا جیسے تمہیں بالکل

ہوش نہ ہو!"

"ہم۔!" گھوڑیہ آنکھیں بند کر کے ہنسی اور آہستہ آہستہ پلکیں اوپر اٹھائے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے!"

"اے۔۔۔۔۔ آئی۔۔۔۔۔ ڈھمپ!"

”ڈھمپ!۔۔۔ یہ کیا بلا ہے!“

”میں دراصل سنا پر نکالی ہوں!“

”مگر شاید پر نکال میں بھی اس قسم کے نام نہیں ہوتے۔!“

”آہ!۔۔۔ تب تم.... پر نکال کے مشہور ڈھمپ خاندان سے واقف نہیں ہو! تم پر نکال یا پر نکالیوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں!“

”اوبہ چھوڑو۔۔۔ گھوڑیہا نے برا سامنہ بنایا!“ لیکن تم نے مجھے اپنا صحیح نام نہیں بتایا!“

”فی الحال تم میرے ہم کی پروانہ کرو!“ عمران نے کچھ سوچے ہوئے کہل ”اب ہمیں ملنا چاہیے“

”نہیک ہے۔۔۔ اچھا غمزدہ!“ گھوڑیہا نے گھاس اٹھا کر ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے کہا اور

بھرا سے ٹرے میں رکھ دیا! قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ اس نے گھوٹ

نہیں لیا تھا! گھاس ٹرے میں رکھتے وقت اس نے بڑی صفائی سے تھوڑی سی شراب گرا دی تھی!

بہر حال پانچ منٹ کے اندر ہی اندر گھاس آدھا رہ گیا۔

پھر یک یک اس کا سر میز سے جالگا! عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر اسے سیدھا

کرنے لگا! قرب و جوار ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

”مم.... میری.... طبیعت خراب ہو رہی ہے!“ گھوڑیہا بیٹنے پر ہاتھ رکھ کر کراہی!

”بیچ.... چلو۔۔۔ احوال بہتر ہوا.... میں!“ عمران ہلکایا۔

اکثر لوگوں نے عمران سے پوچھتا چاہا اور وہ سب کو نالہ ہوا! گھوڑیہا کو سہارا دے کر باہر لے

جانے لگا۔ وینر نمبر بارہ لپکتا ہوا ان کی طرف آیا۔

”کیا بات ہے جناب!“ اس نے پوچھا۔

”یک یک طبیعت خراب ہو گئی!“ عمران اس کے ہاتھ میں کچھ نوٹ ٹھونکتا ہوا بولا۔

”واپس آکر حساب کروں گا۔“

وہ کیا ڈنڈ میں آگئے! عمران اسے ٹوسٹر کے قریب لایا اور دروازہ کھول کر اسے بیٹھاتا ہوا

آہستہ سے بولا۔ ”ہمیں کئی آدمی دیکھ رہے ہیں لیکن پارک یہاں موجود نہیں ہے۔“ پھر وہ بھی

اسٹیرنگ کے سامنے جا بیٹھا اور کلاں پھاٹک سے گزرا کر سڑک پر نکل آئی! کچھ دیر تک خاموشی رہی

پھر عمران بولا۔ ”کرل جوزف برا آدمی نہیں تھا! کیوں؟ میرا مطلب ہے کہ معاملے کا پکا تھا۔“

”میں اس وقت تک تم سے گفتگو نہیں کروں گی جب تک تمہارے بیان کی تصدیق نہ ہو

جائے! یعنی یہ کہ شراب زہریلی تھی!“

”چلو میں خاموش ہو گیا! اب کچھ نہیں پوچھوں گا!“

”مجھے میرے گھر لے چلو!“

”اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا! مطمئن رہو!“ عمران نے کہا اور کار کی رفتار تیز کر دی۔ وہ

لیکسن اسٹریٹ پہنچ کر گاڑی سے اترے۔ عمران کچھ سوچ رہا تھا! آخر اس نے ہاتھ ہلا کر کہل

”تم چلو! اس شراب کو کسی جانور پر آزمائو.... میں اپنے گھر جا رہا ہوں!“

”کیوں.... نہیں تم بھی چلو! تمہیں پہنا پڑیگا.... میں تمہاری موجودگی میں ہی تجربہ کروں گی

لے نہرت ہے کہ کسی نے تعاقب بھی نہیں کیا جبکہ پارک کے پاس تقریباً ایک درجن آدمی ہیں!“

”میں جھوٹا ہوں!“ عمران غرایل۔

”ہم یہاں سڑک پر جھگڑا نہیں کریں گے! تم میرے ساتھ چلو!“

”چلو.... میں کیا تم سے ڈر جاؤں گا.... ارے.... ولو.... چلو!“

وہ دونوں عمارت میں آئے.... گھوڑیہا اپنی پالتو بلی کا خون کرنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔ اسے

دیکھ کر عمران کے بیان پر شبہ تھا! اس نے تھوڑے سے دودھ میں وہی شراب ملائی جو

بنت کی شیشی میں ڈال کر جی ری بلوسم سے لائی تھی!

بلی دودھ پی گئی! عمران اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا.... پھر دفعتاً اس کی نظر گھوڑیہا کی

نزل اٹھ گئی! جس کے ہاتھ میں چھوٹا براؤنی پستول تھا.... اور نالہ اسی کی طرف اٹھی ہوئی

تھی! گھوڑیہا مسکرائی.... عمران بھی جو ہنس مسکرا کر پھر بلی کی طرف دیکھنے لگا! بالکل اسی انداز میں

بنت پستول پر نظر پڑی ہی نہ ہوا

”میرے ہاتھ میں پستول ہے!“ گھوڑیہا نے کہا۔

”ہاں! اچھا خاصا ہے۔ براؤنی کا یہ ڈال مجھے پسند ہے۔“ عمران نے بلی پر سے نظر ہٹائے بغیر کہل

”اگر یہ بلی نہ مری تو....“ گھوڑیہا نے کہل

”تو میں تم سے پستول لوٹا لے کر اسے شوٹ کر دوں گا!“

”اگر بلی نہ مری تو اس کے عیوض تمہیں مرنا پڑے گا!“

"ہزار جانیں قربان ایسی ملی پر۔ ارے یہ تو آنکھ مار رہی ہے!.... ولو بھی.... یوں کرنی ہے!" عمران نے گلو ریا کو آنکھ مار دی اور پھر ملی کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ ٹپٹی اونگھ رہی تھی! پھر ایک ایک اس نے چٹنا شروع کر دیا! بچوں سے فرش کھرپنے لگی! پانچ منٹ بعد اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔

گلو ریا کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہسٹول چھین لیا۔ "یہ مجھے بہت پسند ہے!" اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ "اچھا آؤ معاملے کی بات کرو! میں نے اس وقت تم پر احسان کیا ہے۔"

گلو ریا کچھ نہ بولی! خاموشی سے مردہ ملی کی طرف دیکھتی رہی! اپنے ہاتھ سے ہسٹول نکل جانے پر بھی وہ کچھ نہیں بولی تھی! بلکہ اس کے چہرے پر ایسے آہر بھی نہیں نظر آئے تھے جو کسی قسم کی تشویش کا پتہ دیتے! اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں اور چہرے پر پھیلاؤ پھیل گیا تھا!

"معاذے کی تمہیں شقیں تمہارے پاس ہیں!"

"ہاں! گلو ریا نے اسکی طرف دیکھ کر بغیر کہا اور پھر ایک ایک چوٹ کر بولی "تم نے کیا کہا تھا؟"

"میں بار بار نہیں دہرا سکتا! کاغذات میرے حوالے کر دو ورنہ وہ لوگ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ کاغذات میرے سپرد کر دینے کی صورت میں تم محفوظ رہو گی! میرے آئی تمہاری حفاظت کریں گے! تم خود سوچو کہ اب تم تمہارہ مٹی ہو۔ جوزف زندہ ہوتا تو خیر دوسری بات تھی!.... ہاں یا نہیں! میں تمہیں صرف تین منٹ کی مہلت دیتا ہوں! اور پھر وہ نامکمل کاغذات قطعی بیکار ہیں! تم ان سے کوئی فائدہ بھی نہ اٹھا سکو گی!"

گلو ریا کچھ نہ بولی! عمران کہتا رہا.... "کیا تمہیں اس بات پر شبہ ہے کہ پارکر تمہارا دشمن ہو گیا! کیا تم جانتی ہو کہ وہ شروع ہی سے کرمل جوزف کے پیچھے لگا رہتا تھا!"

"تم! پھر تم کچھ بھی نہیں جانتے! پارکر اور کرمل جوزف ایک دوسرے کے لئے اپنی نہیں تھے! وہ مل کر کام کر رہے تھے!"

"چلو خیر تم کچھ بولیں تو! بہر حال وہ تین شقیں میرے حوالے کر دو!"

"تو تم ہی ان سے کیا فائدہ اٹھا سکو گے! بقیہ کاغذات لاپتہ ہیں۔"

"تم سے کس نے کہا کہ دیا کہ بقیہ کاغذات لاپتہ ہیں!"

"وہ پارکر کے پاس تو نہیں ہیں۔"

"اور شاید وہ تم سے ان کاغذات کا مطالبہ کرتا رہا ہے! میرا مطلب ہے کرمل جوزف کی بات کے بعد سے!"

"ہاں۔۔۔ آج وہ جھگڑا اسی بات پر ہوا تھا!"

"مگر تمہیں یقین ہے کہ کاغذات کرمل جوزف ہی کے پاس تھے!"

"مجھے یقین ہے!"

"پھر وہ کیا ہو گئے۔ کہاں گئے!"

"اگر تم مجھے دھوکا نہ دینے کا وعدہ کرو! تو میں تمہیں بتا سکتی ہوں کرمل جوزف نے وہ کاغذات میرے سامنے ہی ایک جگہ چھپائے تھے!"

"لیکن تم اسے بھی دھوکا دے کر کچھ کاغذات اسی وقت ازالائی تمہیں! کیوں کیا میں جھوٹ رہا ہوں!"

"نہیں یہ حقیقت ہے! میں جانتی تھی کہ نامکمل کاغذات کی قیمت کوئی نہیں دے گا! لہذا میں نے سوچا تھا کہ وقت پر جب وہ پریشان ہو گا تو میں لگی ہوئی قیمت کا نصف وصول کر کے بقیہ کاغذات اس کے حوالے کر دوں گی۔ میں غلطی پر نہیں تھی! وہ مجھے دھوکا بھی دے سکتا تھا۔۔۔"

اس میں کیا کرتی!"

"تم وہ کاغذات مجھے دے دو!"

"بیکار! پہلے ہمیں ان کاغذات کی فکر کرنی چاہئے جو کرمل جوزف کے مکان ہی میں ایک لپٹا ہوا ہے!"

"تم ان کی پروا نہ کرو۔"

"وہ کاغذات میں اس وقت دے سکتی ہوں جب آدمی قیمت...."

"مگر ابھی تک شاید کسی نے بھی ان کاغذات کی کوئی قیمت نہیں لگائی! عمران نے کہا۔ چند لمحوں کے بعد پھر پانچ سو ساٹھ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی گردن کنوا سے لٹاؤ گی!"

"اگر تم کاغذات لے گئے تب بھی میری گردن کٹ ہی جائے گی! کیونکہ پارکر کو یقین ہے کہ سارے کاغذات میرے ہی پاس ہیں!"

"تم اس کی پروا نہ کرو! تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں! کم از کم میرے سات آدمی ہر وقت تمہاری حفاظت کریں گے!"

"اگر پارکر نے جھلکار پولیس کو اطلاع دے دی تو!"

"اس سے پہلے ہی پارکر ختم کر دیا جائے گا! تم مطمئن رہو!"

"کرنل جوزف کیوں قتل کیا گیا!" گلوڈیا دھنک پوچھ بیٹھی!

"کیونکہ اس کی وجہ سے ایک عورت جیسی بڑ فورڈ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مری تھی! اسے اتنی دیر کے لئے بھی ہوش نہیں آیا کہ پولیس اس کا بیان لے سکتی! میں لیفٹیننٹ راجن سے واقف ہوں جس نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے! وہ جیسی کو بچہ چاہتا تھا! ابھی اس شہر میں پانچ قتل ہوئے ہیں گے۔"

"کیوں؟ کیا مطلب!"

"جیسی کی موت میں چھ آدمیوں کا ہاتھ تھا! ان میں سے ایک ختم کر دیا گیا! پانچ ابھی باقی ہیں!"

"تم انہیں جانتے ہو!"

"نام بنام! مگر تمہیں اس موضوع سے دلچسپی نہ ہونی چاہئے۔ تم تو بس کام کی بات کرو! کاغذات!"

"تم وعدہ کرتے ہو کہ میری حفاظت کرو گے!"

"ابھی اور اسی وقت میرے آدمی یہاں پہنچ سکتے ہیں! فون ہے تمہارے ہاں!"

"ہے۔"

عمران نے اپنے تین ماتحتوں کو فون کیا! اور جب وہ فون کر چکا تو گلوڈیا نے کہا: "تمہاری آواز کچھ بدلی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی!"

"نہیں تو.... تمہیں دھوکا ہوا ہو گا!۔۔۔ اب یہ تین آدمی ہر وقت تمہاری نگرانی کریں گے!"

اس وقت تک ریکسٹن اسٹریٹ سے نہیں نہیں گئے جب تک کہ میں حکم نہ دوں!"

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد گلوڈیا نے کاغذات عمران کے حوالے کر دیئے لیکن

ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا: "بقیہ کاغذات بھی تمہیں میری مدد کے بغیر نہیں مل سکیں گے مگر ابھی جوزف لانگ کی طرف چاہا بھی خطرناک ہو گا کیونکہ محکمہ سرانفرسانی والے قمار کی نگرانی کر رہے ہیں!"

"اوہ!" عمران مسکرایا۔ "تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ میں کاغذات وہاں سے حاصل کر چکا ہوں!"

"تم جھوٹے ہو۔"

"ہو سکتا ہے! لیکن شاید میں نے خواب دیکھا ہو! کرنل جوزف کی خواب گاہ والے طبقے کے سے جو راستہ نیچے گیا ہے.... آہ.... وہ راستہ ایک میز تک لے جاتا ہے! اور میز کا وہ بقیہ خانہ.... بڑا سہا خواب تھا! گلوڈیا! ارنگ! پر یوں کے شہزادے نے خفیہ خانے سے کاغذات برآمد کر لئے۔۔۔ اچھا۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔"

"شہر وا!"

"نہیں بس! پھر سہی! ابھی ہم دونوں بہت دن زخمی ہیں گے۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔"



النگھر پرویز کا ماتحت سار جٹ ساہو میجر اشرف کی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا! کیٹین فیاض نے عمران کے بتائے ہوئے پتہ پر قسمت آزمائی کی تھی! یعنی سوئیا کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو گیا تھا! بہر حال اب اس کے پاس میجر اشرف اور کرنل درانی کے علاوہ تین نام اور بھی تھے۔

سوئیا کو اس نے اسی دن گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا تھا! اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ ان پانچ آدمیوں کے خلاف اسے سلطانی گولہ بٹا کر بری کر دیا جائے گا۔ اور اب ان پانچ آدمیوں کی نگرانی ہو رہی تھی! کیٹین فیاض کا خیال تھا کہ اس پر اسرار قاتل پر پہلے ہاتھ ڈالا جائے۔۔۔ پھر ان پانچ گزین سے نہت لیا جائے گا جن کی حیوانیت نے پندرہ سال قبل ایک عورت کی جان لی تھی!

بہر حال سار جٹ ساہو میجر اشرف کی نگرانی کر رہا تھا! ٹھیک پانچ بجے شام کو پچانک سے ایک ایسا آدمی اٹھتا ہوا نظر آیا جس نے اسے یہ سائنہ چومک پڑنے پر مجبور کر دیا! اور یہ بلاشبہ وہی آدمی تھا جس کے لئے محکمہ سرانفرسانی کئی دن سے سرگرداں تھا! اس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ کم بے سینہ سوٹ تھا اور آنکھوں میں وحشت! وہ گیٹ سے نکل کر فٹ پاتھ سے لگی ہوئی گاڑی کے قریب آیا! اور دوسرے ہی لمحہ میں موٹر سائیکل اسٹارٹ ہو کر سڑک پر فرار ہو گئی!

بھرنے لگی۔۔۔۔۔ سارجنٹ ساجد اپنی موٹر سائیکل کی طرف بچھا پھر ذرا سی دیر میں وہ بھی اس پر اسرار آدمی کے پیچھے جا رہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک تعاقب جاری رہا پھر اگلی موٹر سائیکل قمر نین اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ لیکن وہ زیر دروازے کے چوراہے سے آگے نہیں بڑھی اسے ٹھیک سو نیاز کارنر کے سامنے روکا گیا تھا! ساجد نے اسے موٹر سائیکل سے اتر کر سو نیاز کارنر میں جاتے دیکھا! سو نیاز کارنر کے سامنے ہی ایک دوا فروش کی دوکان تھی۔ ساجد نے وہاں سے انسپکٹر پرویز کو فون کیا اور پھر بار آکر کھڑا ہو گیا اور وہ پر اسرار آدمی سامنے ہی بیٹھا شاید چائے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

پھر چندہ منٹ بعد ہی قمر نین اسٹریٹ میں وہ پولیس کاریں آکر رکھیں! جن پر مسلح کانسٹیبل موجود تھے! ایک کار میں کپٹن فیاض اور انسپکٹر پرویز تھے! وہ سب سو نیاز کارنر میں گھس پڑے! سو نیاز کارنر کے پیچھے تھی اور پارکر کاؤنٹری پر کھڑا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ دونوں پولیس والوں کو اس طرح گھستے دیکھ کر ششدر رہ گئے لیکن پولیس والے تو اس میز کے گرد گھیر ڈال رہے تھے جس پر وہ پر اسرار آدمی تھا! ویسے ایک ایک کانسٹیبل ہر دروازے پر بھی جم گیا تھا۔

”تم چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ!“ کپٹن فیاض نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

”یہ کس خوشی میں جناب!“ اس آدمی نے ایک طریقہ ہی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

”تم پر کرل جوزف کے قتل کا الزام ہے!“ کپٹن فیاض نے کہا۔ پھر سو نیاز کی طرف اشارہ کیا۔

”اوہ آؤ۔۔۔۔۔ دیکھو! لیفٹیننٹ راجن یہی ہے۔“

”ہاں! میں لیفٹیننٹ راجن ہوں!“

سو نیاز جو قریب آچکی تھی یہ سنا نہ بولی۔ ”نہیں یہ لیفٹیننٹ راجن ہرگز نہیں ہے!“

وہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا اور انسپکٹر اس کی جامد تلاشی لے رہا تھا! اچانک اس کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلنے لگی کہ اس نے اسکی پتلون کی جیب سے ایک خنجر برآمد کر لیا تھا جس کے دسے پر تحریر تھا ”میری بڑ فورڈ“ اور یہ اس خنجر سے مختلف نہیں تھا! جو کرل جوزف کی لاش میں پایا گیا تھا!

”کیا اب بھی تمہیں کرل جوزف کے قتل سے انکار ہے!“ کپٹن فیاض نے طریقہ لہجہ میں پوچھا۔

”قطعی انکار ہے! آپ اس خنجر پر نہ جائیے! اسے ہمیں سے لے گیا تھا! آپ کو اسی کا

میں اسی ساخت کے تقریباً ایک درجن خنجر مل جائیں گے!“

”کیا مطلب۔۔۔۔۔!“

”یہ سو نیاز اور پارکر سے پوچھئے!“

”کیوں اس ہے۔۔۔۔۔ پتہ نہیں یہ کون ہے اور کیا ایک رہا ہے!“ سو نیاز جھلائے ہوئے لہجے میں بولی۔

”اوہو!“ پر اسرار آدمی بولا۔ ”تم مجھے نہیں پہچانتیں! لیفٹیننٹ راجن کو! جس کی کہانی تھری ہی ڈرامائی پولیس ٹک پیچھے ہے! نہیں سو نیاز اتنی بے مروت اور ظالم نہ ہو! آخر تم کیوں مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہو! ہاں! کہہ دو میری جان۔ اس طرح تم اور پارکر صاف ٹکا جاؤ گے!“

”کیوں! میں نے کیا کیا ہے کہ ٹکا جاؤں گا!“ پارکر غریبا۔

”تم نے کرل جوزف کو قتل کیا ہے۔۔۔۔۔ میں وہ خنجر یہاں سے برآمد کر سکتا ہوں!“

”اب جب تو۔۔۔۔۔ بلاشبہ یہ آدمی لیفٹیننٹ راجن ہی معلوم ہوتا ہے!“ پارکر نے سو نیاز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے آثار تھے!

”م۔۔۔۔۔ میں!“ وہ صرف جھکا کر رہ گئی!

”میری طرف پارکر!“ اس آدمی نے کہا ”کیا تم نے کرل جوزف کو ان کاغذات کے لئے نہیں قتل کیا تھا جو اس نے دفتر خارجہ سے جوائے تھے! تم نے اسے جوزف لاج کے تہ خانے میں قتل کیا تھا اور اصل تہہ دار وہ قتل کرنے کا نہیں تھا! تم تو ان کاغذات کے لئے اس پر تشدد کر رہے تھے! تمہیں ایک دوسری تدبیر سوچنی! تم لوگ کرل جوزف کو میسی والے معاملے میں پہلے ہی ایک میل کرتے رہے تھے! انہ صرف اسے بلکہ ان دوسرے پانچ آدمیوں کو بھی اور شاید انہوں نے

بے حریدہ قتل دینے سے انکار کر دیا تھا! کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب اگر تم لوگ پولیس کو

میں اطلاع دو تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا! لہذا تم نے سوچا کہ کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے! اب پھر سوچی! کبھی اسکییم کے تحت تم نے بڑ فورڈ اسکیڈل کھڑا کر دیا! تہہ دار ایک آدمی نے

ادنیوں کی سی شکل بنا کر سعید آباد پولیس اسٹیشن کے ایک سینڈ آفسر کو عیسائیوں کے قبرستان

تہہ دار ڈالا! یہ محض اس لئے کہ جب کرل جوزف کی لاش سے میسی بڑ فورڈ کے پاس کا خنجر برآمد ہوا تو سینڈ آفسر والی کہانی کی شہرت ہو جائے۔ پھر تم ان پانچوں آدمیوں کو دوسری دھمکی دے کر بڑی

دیر قتل وصول کرو! اور وہ دھمکی یہ بتی کہ کرل جوزف کے قاتل کو ان پانچوں آدمیوں کے

نام بھی بتا دیے جائیں گے! تم اس میں کامیاب بھی ہو گئے! تم نے ابھی کل ہی ان پانچوں آدمیوں سے ٹکڑے بزرگ روپے وصول کئے ہیں! کرل جوزف کا انجام ان کے سامنے تھا لہذا وہ ڈر گئے اور انہوں نے تمہاری طلب کردہ قومات فراہم کر دیں!"

"یہ سب کھلی ہوئی بکواس ہے۔" پارکر چٹا اور وہ آدمی ہنسنے لگا پھر بولا۔ "پارکر تم بالکل گمراہ ہو گیا تمہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی! تم نے ایش کو عرف میں رکھ کر اسے سڑنے سے بچا تو لیا تھا لیکن یہ نہ سوچ سکتے کہ پوسٹ مارٹم اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کوئی حکیم فیض دیکھتا ہے اور پھر تم نے دوسرا گدھا بن لیا۔ خیر چھوڑو۔۔۔ دوسرا گدھا بن تو شاید انتہائی ذہین قاتل سے بھی سرزد ہو جاتا! وہ ہرگز یہ نہ سوچتا کہ خوابگاہ میں کرل کے جوتے یا سلیمہ موجود ہیں یا نہیں! اگر اسے جوتے یا سلیمہ نہ ملتے تو ان مشغول کے شطاف ٹکڑوں میں تھوڑی سی مٹی ہی لگا دیتا۔"

"تم کون ہو!" دفعہ فیاض نے گرج کر پوچھا۔

اس پر اس خطا الخواس آدمی نے اپنی ڈالامی نوچتی شروع کر دی!

"تم!" فیاض کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ اب اس کے سامنے امتحان کا شہزادہ عمری کھڑا ہوا رہا تھا!

"ارے یہ تو وہی بلیک مٹر ہے!" اپنا تک سونپا ہنسی پائی انداز میں چٹکی!

"اوہ تم ہو!" پارکر دانت پیس کر بولا۔ "تم نے اس رات مجھے زخمی کر دیا تھا لیکن آنا میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جا گئے!"

"گھوڑیا کے گھر جاؤں گا جان سمن۔ جو ابھی تک زندہ ہے۔ جیریز بلوسم کی وہ شراب وینا۔" مٹی تھی! جیریز بلوسم کا بار خنڈر اور ویٹر نمبر بارہ بھی نہیں بچ سکیں گے! تمہارے کام کیے ہی ہوتے ہیں پارکر اور ابھی تو تمہیں ان غیر ملکی جاسوسوں کا پتہ بھی بتاتا پڑے گا جن کے ہاتھ تم دفتر خارجہ کے کاغذات فروخت کرنے والے تھے! کرل جوزف تم لوگوں سے ڈرتا ضرور تھا مگر تمہارا بڑا گھاگ۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے کاغذات تمہارے حوالے کر دیے تو موت ہی موت ان کے ہاتھ آئے گی!"

"یہ بلیک مٹر ہے جناب!" پارکر نے کیپٹن فیاض سے کہا۔ "خود غلو ہمیں پھنسانا چاہتا ہے!"

ایک رات اس نے ہم پر بڑی زبردستیاں کی تھیں!"

"خاموش رہو!" کیپٹن فیاض نے اسے ڈانٹا پھر عمران سے بولا۔ "جو کچھ تم ابھی تک کہہ چکے ہو اس کے لئے تمہارے پاس کیا ثبوت ہے!"

"ثبوت نمبر ایک۔ کرل جوزف کے تہ خانے میں ان لوگوں کی اگلیوں کے نشانات ملے ہیں! ثبوت نمبر دو یہاں سے مٹی بڈ فورڈ کے نام کے تقریباً ایک درجن ٹکڑے برآمد کئے جاسکتے ہیں! ثبوت نمبر تین گھوڑیا کا رزجو سلطانی گواہ بھی بن سکتی ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کیپٹن فیاض کہ یہ ٹکڑے خارجہ کا کیس ہے اور مجھے ان دونوں کے وارنٹ ملے خارجہ کی کے توسط سے ملے ہیں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ سر سلطان بھی موقعہ واردات پر موجود تھے! اور انہوں نے مجھے خاص طور سے طلب کیا تھا اس لئے۔ ان وارنٹوں پر ایکشن لو! اور نہ نتیجے کے تمام دار ہو گئے!"

فیاض کا منہ لنگ گیا۔ لیکن وارنٹ دیکھنے کے بعد ان دونوں کے ہتھکڑیاں لگائی ہی چڑیں۔ پارکر بے تحاشہ کالیاں بک رہا تھا مگر کانسٹیبلوں نے جلد ہی اس کی زبان بند کر دی!

گھوڑیا کا رزجو سر سلطان کے پیر پکڑے رو رہی تھی! عمران نے بدقت تمام اسے ہٹایا۔

"تمہاری گھو خلاصی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ سلطانی گواہ بن جاؤ۔" عمران نے کہا۔

"مجھے کسی بات سے عذر نہ ہو گا جناب!" گھوڑیا نے سکتے ہوئے کہا۔

"لیکن عدالت میں تمہاری زبان سے یہ نہ نکلے پائے کہ اس معاہدے کا تذکرہ سر سلطان نے کیا تھا!"

"نہیں عمران صاحب کبھی نہیں! ایسا نہیں ہو گا!"

کچھ دیر بعد وہ ٹکڑے خارجہ کے کچھ آدمیوں کی مگرانی میں حوالت کے لئے روانہ کر دی گئی!

"تم نے مجھ پر یہ دوسرا بڑا احسان کیا ہے!" سر سلطان بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

"اسے پس جائیے جناب! میرا کیرئیر برباد ہو گیا! ایک ایسے آدمی نے مجھے گھوڑیا کے ہاتھ دیکھ لیا ہے جس کا میں۔۔۔ وہ ہونے کا ارادہ کر رہا تھا!"

"کیا ہونے کا ارادہ کر رہے تھے!"

"نہیں۔۔۔ کیا کہتے ہیں۔۔۔ اسے شوہر کے بہن۔۔۔ کے بھائی کے شوہر۔۔۔ بہن شوہر۔۔۔"

ہپ بھول گیا۔ کیا ہے وہ... نوئی... منوئی... منوئی... ارے وہ شوہر کو کیا کہتے ہیں؟

”بنوئی! نہ جانے کیا بکواس کر رہے ہو تم!“ سر سلطان مسکرائے!

”بنوئی... بنوئی...“ عمران سر ہلا کر بولا۔ ”میں اس آدمی کا بنوئی ہو جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن اس نے مجھے گھوڑیا کے ساتھ دیکھ لیا! لعنت ہے اس پر... اسے ایسے موقع پر نہ پھیر لینا چاہئے تھا۔“

”تم کرو گے شادی!“ سر سلطان نے مسکرا کر پوچھا۔

”ارے اب کیا کروں گا شادی والد صاحب بپارے بولے ہوئے کو آئے۔ نظر بھی کمزور ہو گئی ہے! لہذا میرا سہرا اتنی صفائی سے نہ دیکھ سکیں گے جتنی صفائی سے دس سال پہلے دیکھ سکتے۔ اور میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ کوئی عینک لگا کر میرا سہرا دیکھے!“

”ارے کجنت تو کسی کو چھوڑتا بھی ہے!“

”کیا کروں جناب یہ دل ہی ایسا ہے کہ کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا! خیر صاحب... ہاں! اس غیر ملکی سفارتخانے کے خلاف کیا کارروائی ہو سکے گی، جو اس معاہدے کا مسودہ خریدنا چاہتا تھا!“

”اس کے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی! کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اب میں اس قصے کو میٹیں ختم کر دیتا چاہتا ہوں... حتیٰ کہ عدالت میں یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا جائے کہ ان کاغذات کی نوعیت کیا تھی اسی میں بہتری ہے!“

عمران خاموش ہو گیا۔ پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

”تم شروع ہی سے ایجنٹ راجن کارول ادا کرتے رہے تھے!“

”جی نہیں! سب سے پہلے یہ رول پارکری کے ایک آدمی نے ادا کیا تھا۔ جب میں سونیا سے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق معلوم کر چکا تو میں نے سوچا کہ اس کے بیان کی تصدیق کر لی جائے! لہذا میں نے فیاض کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ سعید آباد پولیس اسٹیشن کے سیکل آفیسر والی کہانی اختراعات میں شائع کر ادا! مقصد یہ تھا کہ میں اس طرح ان پانچوں آدمیوں پر اس کا رد عمل دیکھ سکوں! اس کا طریقہ یہی ہو سکتا تھا کہ میں اسی پر اسرار آدمی کی سی شکل بنا کر ان کے سامنے آ جا! میں نے یہی کیا اور مجھے سو فیصدی کامیابی ہوئی۔ وہ مجھے دیکھ کر سر اسید ہوئے! مگر سونیا اور اس کے ساتھی پہلے ہی ان سے ہتھیار ہزار روپے وصول کر چکے تھے! بہر حال اب

شاید کیپٹن بھی ختمی کر لے گا!“

”مگر یہ قبر۔ اور تجھ کا اسکیٹل خوب رہا!“ سر سلطان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”ویسے اگر تم نہ ہوتے تو یہ کیس کیس سے سمجھل بھی نہ سکتا! مگر یہ تو بتاؤ کہ بذمہ داروں لاش سے کس طرح ہٹ گئے تھے۔!“

”جو لیا تا فز وائر نے تہہ خانے میں اٹھیوں کے کچھ نشانات دریافت کئے تھے جو پارکری اور اس کے ساتھیوں کی اٹھیوں کے نشانات تھے! یہیں سے میں نے کیس کے متعلق اپنے نظریات تکرار بدل دیے تھے۔ ویسے نظریات بدلنے کے لئے وہ کاغذات ہی کافی تھے۔ وہ تجھ ہی کافی تھا جسے شادی لاش میں فوٹا گیا تھا! جناب اب اجازت دیجئے!“

عمران اٹھ گیا نہ جانے کیوں وہ کچھ اکتایا اکتایا سا نظر آ رہا تھا۔

﴿ختم شد﴾